Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ شملہ میں

شملہ ۹ جولائی - حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ اور حضور گذشتہ تین روز سے ضروری امور میں بے حد مصروف ہیں۔ آج وائسرائے کی تقریر سننے کے لئے حضور اسمبلی میں جانے والے ہیں۔ حضور کے پیش نظر اس وقت دو اہم کام ہیں۔ ایک تفسیر القرآن۔ دوسرے سائمن رپورٹ جس پر حضور تبصرہ کرنا چاہتے ہیں۔

امریکہ میں تبلیغ اسلام

ایک ماہ میں چوبیس اصحاب داخل اسلام ہوئے

اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضل و کرم سے ماہ مئی میں تبلیغ کے بہت عمدہ مواقع ملے۔ اور تثلیث کے مرکز میں نہایت کامیابی سے توحید کی آواز بلند کی گئی۔ الحمد للہ

جماعت ڈیٹرائٹ کی تعلیم و تربیت

اس ماہ میں میں نے دو سفر کئے۔ ایک ڈیٹرائٹ کی طرف تھا۔ ڈیٹرائٹ میں جماعت قائم ہونے کے بعد وہاں کے احباب ہفتہ وار جلسہ کرتے رہے ہیں۔ جس کے ذریعہ بہت عمدگی سے تبلیغ ہوتی رہی۔ کچھ عرصہ ہوا یہاں کے ایک نومسلم بھائی جو اس جماعت کی روح رواں ہیں۔ بیمار ہو کر صاحب فراش ہو گئے۔ اس وجہ سے ہفتہ وار جلسہ قائم نہ رہ سکا۔ احباب ڈیٹرائٹ دیر سے خواہش رکھتے تھے۔ کہ میں وہاں آکر جلسہ قائم کردوں۔ اور انہیں ضروری ہدایات دے آؤں۔ چنانچہ اب وہاں جاکر اس جماعت کی پوری تنظیم کی۔ اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت پریذیڈنٹ سیکرٹری وغیرہ عہدہ داران مقرر کئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرداً فرداً بھی نو مسلموں کے گھروں میں گیا۔ اور جلسہ کر کے بھی ان کو ہدایات دیں۔ کتب سلسلہ کا مطالعہ کرنے کی اور اسلامی تعلیم پر عمل کر کے حقیقی مسلم کی زندگی حاصل کرنے اور تبلیغ کرنے کی تلقین کی۔ اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں خطوط ارسال کرنے کی بھی تاکید کی۔ ۱۶ احباب کے نام اخبار Moslem Sunrise (مسلم سن رائز) جاری کیا۔ چندہ کی بھی تحریک کی۔ اس دفعہ زیادہ اوقات ڈیٹرائٹ کی جماعت کی تنظیم و تربیت میں گذرے۔

ایک نومسلمہ کا نکاح

کچھ عرصہ ہوا۔ ڈیٹرائٹ میں ایک خاتون داخل اسلام ہوئی تھی۔ جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے۔ انگریزی میں اچھی تقریر کر لیتی ہے۔ مضمون بھی لکھ سکتی ہے۔ سلسلہ کی اکثر انگریزی کتب کا مطالعہ کر چکی ہے۔ اور تبلیغ کے لئے بہت جوش رکھتی ہے۔ ہمارے ایک نو احمدی بنگالی بھائی حکیم جلال الدین صاحب جو نہایت جوشیلے احمدی ہیں۔ ان سے اس کا نکاح پڑھایا گیا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو بابرکت کرے۔ آمین

دعوتِ مولود

ڈیٹرائٹ میں ایک بنگالی مسلمان نے مولود شریف کی دعوت دی۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوانح پر لیکچر دیا۔ اور لیکچر کے آخری حصہ میں احمدیت کی پوری تبلیغ کی۔

دوسرا تبلیغی سفر

دوسرا سفر میں نے شہر Dowagiac کا جو شکاگو سے ایک صد میل کے فاصلے پر ہے۔ کیا۔ وہاں ایک پرانے مخلص نومسلم رہتے ہیں۔ یہ صاحب جناب مولوی محمد الدین صاحب کے وقت کے مسلمان ہیں۔ دیر سے ان کی خواہش تھی۔ کہ میں ان کے نئے مکان میں جا کر نماز ادا کروں۔ یہ صاحب اپنی بیوی اور تین بچوں کو اسلامی تعلیم کے مطابق تربیت کرنے کا بہت شوق رکھتے ہیں۔ احباب ان کے حق میں دعا فرمائیں۔

Dowagiac جانے کی بڑی غرض میری یہ تھی۔ کہ میں وہاں لیکچروں کا انتظام کرسکوں۔ اس دفعہ تو انتظام نہیں ہوا۔ مگر آئندہ انشاء اللہ انتظام ہو جائے گا۔

عربوں میں تبلیغ

شہر شکاگو میں بفضلِ خدا اعلیٰ طبقہ کے لوگوں میں لیکچروں کے مواقع ملے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں عربوں نے ایک جلسہ کیا جس میں فلسطین کے واقعات کے متعلق تقاریر ہوئیں۔ اس میں میں بھی مدعو تھا۔ چند منٹ بولنے کا بھی موقعہ ملا۔ میں نے واقعات فلسطین میں ان کی بہادری کی تعریف کی جس سے وہ لوگ بہت خوش ہوئے۔ میں نے تقریر ختم کرتے ہوئے انہیں بتایا۔ کہ عرب کے لوگ وحشی تھے۔ اور جنگل کے درندوں سے بھی ان کی حالت بدتر تھی۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو عزت و شہرت کے آسمان پر چڑھا دیا۔ اور انہوں نے دنیا پر حکومت کی۔ اب چونکہ انہوں نے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی چھوڑ دی ہے اور تبلیغ اسلام کے اہم فرض کو بھلا دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو متنبہ کرنے کے لئے مصائب نازل کئے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ اس مصیبت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اور اسلام کی تبلیغ کریں

شکاگو میں تبلیغی جلسہ

اس کے علاوہ شکاگو میں ایک جلسہ میں نے اپنا بھی کیا۔ جو نہایت کامیاب ہوا۔ کثرت سے لوگ آئے۔ اپنا جلسہ کرنے میں ہمارے ایک نومسلم بھائی اور عزیز بشیر احمد صاحب ملک نے جو امرت سر کے رہنے والے ہیں۔ بہت مدد کی۔ ہمارے نومسلم بھائی نے جلسہ گاہ کا انتظام کیا۔ اور ملک بشیر احمد صاحب نے کئی دفعہ مختصر مگر پرجوش لیکچر دئیے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزا۔

دلچسپ مناظرہ

دوسری انجمنوں میں جو لیکچرز ہوئے۔ ان میں سے ایک خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ ایک سوسائٹی جس کا نام Liberal Debating club, Science institute ہے۔ جو کہ ایک مناظرہ کلب یعنی مناظرہ کلب ہے۔ اس میں میں نے ۵۰ منٹ اسلام کے متعلق تقریر کی۔ نصف گھنٹہ تک سوال و جواب ہوتے رہے۔ پھر حسب دستور پانچ آدمیوں نے تین تین منٹ میرے خلاف تقریر کی۔ اور مجھے پندرہ منٹ جواب کے لئے دئیے گئے۔ میں نے تمام اعتراضات کے جواب دئیے۔ جب میں نے احمدی نقطۂ نگاہ سے حیات بعد الموت جنت اور دوزخ کا عقیدہ پیش کیا۔ تو لوگ بے اختیار تالیاں پیٹنے لگے۔ تقریر کرانے والوں نے مجھ سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ کسی اور مضمون پر بھی مناظرہ اور تقریر کرائینگے۔

تبلیغ کا ایک نیا طریق

تبلیغ کا ایک اور بہت عمدہ طریقہ یہ شروع ہوا ہے۔ جو روز بروز وسیع ہوتا جاتا ہے۔ کہ تقریروں میں جو لوگ دلچسپی لیتے ہیں وہ میرے دفتر میں آکر گفتگو کرتے۔ اور برائے مطالعہ کتب سلسلہ لے جاتے ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے چوبیس ۲۴ احباب داخلِ اسلام ہوئے۔ جن میں سے چودہ ۱۴ اصحاب شکاگو کے ہیں۔ چھ ڈیٹرائٹ کے۔ اور چار شہر انڈیاناپولس کے ہیں۔

درخواست دعا

احباب و بزرگان سلسلہ سے التجا ہے۔ کہ دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومسلم بھائی اور بہنوں کو حقیقی مسلمان بنائے۔ آمین

خاکسار طالب دعا مطیع الرحمٰن بنگالی

اخبار احمدیہ

یو۔ پی کی احمدیہ جماعتوں کے لئے اعلان

چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کے منشاء مبارک کے ماتحت ہماری جماعت کے لئے یہ ضروری ہو گیا ہے۔ کہ وہ موجودہ تحریک سول نافرمانی کے خلاف ہر جگہ اپنے اثر کو کام میں لائے۔ اس لئے لکھنؤ کو یو۔ پی کی جملہ جماعتوں کا مرکز بنایا گیا ہے۔ یو۔ پی کی سب جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس امر میں لکھنؤ کی جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر اس کے ماتحت کام کریں۔ ناظر امور خارجیہ قادیان۔

منسوخی وصیت

میں نے چند سال ہوئے۔ زمین اور مکانات کی بابت ایک وصیت کی تھی

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا پتہ

شملہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پتہ خط و کتابت کے لئے حسب ذیل ہے:۔

"جموں کاسل۔ شملہ"

Jammu Castle
Simla

وہ چرائی گئی ہے۔ میں اس وصیت کو منسوخ کرتا ہوں۔ اگر کوئی اس کو کسی وقت بھی پیش کرے۔ تو اس کا کوئی اعتبار نہ کیا جائے۔

(قاضی) امیر حسین۔ قادیان

تبلیغی جلسہ

موضع مرزا نچھی پور ضلع شاہجہانپور میں تبلیغی احمدیہ جلسہ ۳۔ جولائی کو ہوا۔ کافی مجمع تھا۔ لوگوں نے کثرت سے سوالات کئے۔ جن کے تسلی بخش جواب دئے گئے۔ اور بہت اچھا اثر ہوا۔ خاکسار الطاف حسین خاں احمدی موضع اودے پور کٹیا

درخواست ہائے دعا

۱۔ تقریباً دس سال سے میں ناکامیوں میں گھرا ہوا ہوں۔ دینی دنیاوی ترقیات کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار رحمت اللہ۔ موگا

۲۔ میرا لڑکا منیر احمد خاں چند دنوں سے بہت بیمار ہے۔ بزرگ بھائیوں سے التجا ہے۔ کہ اس کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ نذیر احمد خاں

۳۔ میرے تین بچے گذشتہ تین سالوں میں وفات پا چکے ہیں۔ اب میرے گھر ایک لڑکا ہے۔ جو لگاتار بخار بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا کریں خاکسار فضل کریم بالاکوٹ

۴۔ میرے والد صاحب عرصہ دراز سے گلے کے زخموں وغیرہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار خلیل الرحمٰن بنگلور۔ ۵۔ مولوی عطا محمد صاحب کلرک نظارت اعلےٰ کئی روز سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

دعائے مغفرت۔ سید محمود احمد صاحب احمدی ساکن محلہ نوانی۔ ضلع ہوشیارپور ۹۔ جون سنہ ۱۹۳۰ء فوت ہو گئے ہیں۔ دعائے مغفرت کے لئے درخواست ہے۔ خاکسار نیاز احمد

36
Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

صوبہ سرحد بھی دیگر صوبوں کے مساوی آزادی کا مستحق ہے

ہندوؤں کا قابلِ مذمت رویہ

کیا آزادی مسلمانوں کا حق نہیں

"آزادی انسان کا پیدائشی حق ہے" یہ وہ فقرہ ہے جو آج کل زبان زد خاص و عام ہے۔ اور کانگریس نے تو اسے اپنی تمام سرگرمیوں اور کوششوں کی بنیاد قرار دے رکھا ہے۔ اسی حق کے حصول کے لئے گاندھی جی نے قانون شکنی کی مہم شروع کی۔ اسی کی خاطر ہزاروں آدمی جیلخانوں میں گئے۔ اسی کے لئے قتل و غارت اور بم بازی کے سے افعال شنیعہ کا ارتکاب کیا جا رہا ہے۔ اور انتہاء یہ ہے کہ برادران ہنود علے الاعلان کہہ رہے ہیں۔ کہ وہ یا تو کامل آزادی حاصل کریں گے۔ یا مٹ جائیں گے۔ لیکن کس قدر تعجب اور حیرت کا مقام ہے۔ کہ جو لوگ آزادی کے حصول کے لئے یہ عزم اور یہ ارادہ لے کر کھڑے ہوئے ہیں۔ جو اپنے آپ کو آزادی کے اس قدر دلدادہ اور شیدائی بتاتے ہیں۔ اور جو ہر انسان کے لئے آزادی اس کا پیدائشی حق قرار دیتے ہیں۔ وہ اسی ہندوستان کے ایک علاقہ یعنی سرحد میں بسنے والے مسلمانوں کا یہ حق سمجھنا تو الگ رہا۔ ان کے متعلق اتنا بھی گوارا نہیں کر سکتے کہ وہ اس حالت سے نکل کر جو انگریزی تسلط کے ابتداء سے ان کی چلی آتی ہے۔ اس حالت میں ہی آ جائیں۔ جو اب ہندوستان کے دوسرے صوبوں کی ہے۔ اور جس پر مطمئن نہ ہو کر کانگریس مکمل آزادی کے لئے جد و جہد کر رہی ہے۔ چنانچہ جب اسمبلی میں اصلاحات سرحد کی قرارداد پیش ہوئی۔ تو کانگریس کے بڑے بڑے لیڈروں مثلاً موتی لال نہرو وغیرہ نے اس کی سخت مخالفت کی۔ اور اگرچہ ہندوؤں کی بے حد مخالفت کے باوجود قرارداد پاس ہو گئی۔ لیکن حکومت نے اسے ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا۔

گورنمنٹ کی مخالفت

اس میں شک نہیں۔ صوبہ سرحد کو دوسرے صوبوں کے مساوی ملکی اور سیاسی حقوق دینے کے لئے خود گورنمنٹ بھی تیار نہیں ہے۔ اور سائمن کمیشن نے بھی باوجود زبانی ہمدردی کے اظہار کے اہل سرحد کے اس مطالبہ کے متعلق کہ "صوبہ سرحد کے ساڑھے بائیس لاکھ باشندوں کو ان آئینی منافع سے دوامًا محروم نہیں رکھا جا سکتا۔ جن سے اس وقت باقی ہندوستان متمتع ہو رہا ہے" بہت کم توجہ کی ہے۔ لیکن اس میں بھی کیا شک ہے۔ کہ گورنمنٹ دیگر وجوہات کے علاوہ صوبہ سرحد کو باقی ہندوستان کے مساوی حقوق نہ دینے کی ایک وجہ وہ شور و شر اور واویلا بھی قرار دیتی ہے جو اس صوبہ کے ہندوؤں نے باقی ہندوؤں کی تائید اور حمایت کی بنا پر مچا رکھا ہے۔ گورنمنٹ کے لحاظ سے تو یہ وجہ اس لئے کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ کہ صوبہ سرحد کی چار فیصدی ہندو آبادی کی مخالفت کی وجہ سے ۹۶ فیصدی آبادی کو اس کے حقوق سے محروم رکھنا۔ اور ترقی کی دوڑ میں دوسرے صوبوں کے لوگوں سے پیچھے روک دینا قطعاً قرین انصاف نہیں۔

ہندوانہ تنگدلی

ہندوؤں کے لحاظ سے اس لئے اس میں کچھ وزن نہیں۔ کہ اگر صوبہ سرحد کو بایں وجہ دوسرے صوبوں کے مساوی حقوق نہیں ملنے چاہئیں۔ کہ وہاں ہندو اقلیت میں ہیں۔ تو کیا ان صوبوں کے ساتھ بھی یہی سلوک ہونا چاہیئے۔ جہاں مسلمانوں کی اقلیت ہے مثلاً صوبہ مدراس۔ بمبئی۔ بہار اور یو۔پی میں مسلمانوں کی تعداد ہندوؤں کے مقابلہ میں بہت قلیل ہے۔ پھر کیا ہندو گوارا کریں گے۔ کہ ان صوبجات کو بھی صوبہ سرحد کی پوزیشن میں رکھ دیا جائے۔ قطعاً نہیں پھر قلت تعداد کی بنا پر ان کا صوبہ سرحد کو مساوی آزادی ملنے کی مخالفت کرنا ہندوانہ تنگ دلی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

مسلمانوں کی فراخ حوصلگی

اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کی فراخ حوصلگی ملاحظہ ہو۔ کہ باوجودیکہ غیر ملکی حکومت کے ماتحت رہنے والے ہندوؤں کے اس سلوک کا نہایت تلخ تجربہ رکھنے کے باوجود جو ہندو اپنی کثرت کی وجہ سے ہر جگہ مسلمانوں کے ساتھ کر رہے ہیں۔ اور ہندوستان کے کئی ایک صوبوں میں نہایت قلت میں ہوتے ہوئے یہ بات کبھی زبان پر بھی نہیں لائے۔ کہ ان صوبوں کو مزید آزادی اس لئے نہ دیجائے کہ وہاں کی ہندو اکثریت مسلم اقلیت کو ہڑپ کر جائے گی۔ لیکن باوجود اس کے کانگریسی کہتے یہی ہیں۔ کہ مسلمان آزادی ہند کے مخالف ہیں۔ حالانکہ یہ الزام صحیح طور پر خود ہندوؤں پر عائد ہوتا ہے۔

ہندوؤں کے نزدیک آزادی کا مطلب

اگر وہ حقیقی طور پر آزادی کے متمنی ہوتے۔ اگر وہ انگریزی حکومت کی بجائے ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنے کے خواب نہ دیکھ رہے ہوتے۔ اگر وہ اپنے سوا دوسروں کا بھی پیدائشی حق آزادی سمجھتے۔ تو نہ صرف صوبہ سرحد کو مزید حقوق ملنے کی مخالفت نہ کرتے۔ بلکہ جس طرح ہندوستان کے دوسرے صوبوں کے لئے زیادہ سے زیادہ حقوق حاصل کرنے کی جاں فروشانہ جد و جہد کر رہے ہیں۔ اسی طرح اس صوبہ کے لئے بھی کرتے اور اسے اپنے دائرہ عمل سے خارج نہ کر دیتے۔

ہندوؤں کے نامعقول طرزِ عمل کے خلاف غیر مسلم آواز

اس وقت تک ہندوؤں نے جو طرز عمل اختیار کر رکھا ہے۔ وہ نہایت ہی قابل مذمت اور مسلمانان ہند کی آنکھیں کھولنے والا ہے۔ اور اس کی نامعقولیت اور بے ہودگی اس درجہ بڑھی ہوئی ہے۔ کہ بعض غیر مسلم بھی اس کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں حال میں سکھ معاصر "شیر پنجاب" (۹۔ جولائی) نے اس بارے میں لکھا ہے:-

"یہ ایک عجیب بدقسمتی کی بات ہے۔ کہ جہاں تمام ہندوستان کے مسلمان صوبہ سرحد میں اصلاحات کے لئے سخت بے تاب و بے قرار ہیں۔ وہاں صوبہ سرحد کے ہندو اس صوبہ میں اصلاحات کا نام سنکر ہی کانپ اٹھتے ہیں .... سائمن کمیشن رپورٹ میں صوبہ سرحد کو جو برائے نام اصلاحات دینے کی سفارش کی گئی۔ اس پر بھی سرحد کے ہندو تڑپ اٹھے ہیں .... مگر سوال یہ ہے۔ کہ کسی اقلیت کے لئے کسی صوبہ کو یا ملک کو نعمت آزادی سے محروم رکھنا کہاں کا انصاف ہے۔ اور صوبہ سرحد کے ہندو کب تک اپنے صوبہ کی آئینی ترقی کی مخالفت کرتے رہیں گے"

یہ نہایت معقول سوال ہے۔ لیکن افسوس! ان لوگوں سے کیا گیا ہے۔ جو مسلمانوں کے متعلق کسی معقولیت کی پرواہ کرنا نہیں جانتے۔ اس لئے ان سے درست جواب کی توقع رکھنا فضول ہے۔

مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے

ہاں مسلمان اور خصوصاً سرحدی مسلمان اس سے سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ جبکہ ہندو اور ان کی پشت پناہ کانگریس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صوبہ سرحد کو معمولی اصلاحات دیئے جانے کی بھی روادار نہیں۔ اس سے انہیں کسی بھلائی کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ اور اس کے فریب میں آکر قانون شکنی کرنا اور گولیوں کا نشانہ بننا اپنے ہاتھوں اپنی بربادی کے سامان پیدا کرنا ہے۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے۔ کہ اگر انہیں کانگریس سے کسی قسم کی امید ہو۔ تو اسے قطعاً دل سے دُور کر کے آئینی طور پر اپنے صوبہ کے لئے دوسرے صوبوں کے مساوی حقوق حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور سارے ہندوستان کے مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وُہ اپنے سرحدی بھائیوں کے اس مطالبہ کی پُرزور تائید کریں۔ اور اسے کامیاب بنانے میں کوشش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں ؂

ہنگامہ پشاور کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

ہنگامہ پشاور کے متعلق گورنمنٹ نے جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر کی تھی۔ اس کی رپورٹ اور حکومت ہند کی قرارداد شایع ہو چکی ہے جسے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگرچہ کئی باتوں میں کمیٹی کے دونوں ممبر متفق ہیں۔ لیکن بعض اہم امور کے متعلق ان میں اختلاف بھی ہوا ہے۔ مثلاً جسٹس سلیمان کی رائے میں دوسری مرتبہ گولی چلانے کی جو وجوہ بیان کی گئی ہیں۔ وُہ حق بجانب نہیں ہیں۔ لیکن جسٹس پیکرج کا خیال ہے۔ کہ فوج گولی چلانے میں حق بجانب تھی ؂

گورنمنٹ کو اختیار ہے۔ کہ جس رائے کے ساتھ چاہے اتفاق کرے۔ لیکن جب جسٹس سلیمان کو اپنے ساتھی پر ایک فوقیت دی گئی تھی یعنی وُہ پریزیڈنٹ تھے۔ تو چاہیئے تھا۔ ان کی رائے کو بھی زیادہ وقعت دی جاتی لیکن حکومت نے جسٹس پیکرج کے نظریہ کو تسلیم کیا۔ البتہ یقین دلایا ہے۔ کہ جسٹس سلیمان کے امر تنقیح پر پُوری پوری توجہ دی جائے گی ؂

کمیٹی کے ممبروں میں ایک اور اہم اختلاف اس امر کے متعلق ہوا ہے۔ کہ ڈاک بردار فوجی گورہ کس وقت ہلاک ہوا جسٹس سلیمان کا خیال ہے۔ کہ اس کی ہلاکت سے پہلے مسلح کار لوگوں کو کچل چکی تھی۔ اور اگر ایسا نہ ہوتا۔ تو صورت حال تشویش انگیز نہ ہوتی جسٹس پیکرج کا خیال ہے۔ کہ ڈاک بردار پہلے ہی مر چکا تھا ؂

ایک اور اختلاف دوسری مرتبہ گولی چلنے کے متعلق یہ ہوا ہے۔ کہ جسٹس سلیمان کو اس امر میں شبہ ہے۔ کہ جو لوگ مکانوں کی چھتوں پر تھے۔ ان پر بھی باڑیں مارنا صحیح تھا جسٹس پیکرج کہتے ہیں۔ اس مرتبہ بھی فوج حق بجانب تھی ؂

ان حالات میں یہ توقع فضول ہے۔ کہ گورنمنٹ نقصان کی تلافی کے لئے کچھ کرے گی۔ اور ہمارا خیال ہے۔ اس کے صرف یہ کہہ دینے پر کہ جسٹس سلیمان نے جو سوال اٹھائے ہیں۔ ان پر حکومت پوری پوری توجہ کرے گی۔ یا یہ اعلان کرنے سے کہ آئندہ جب فوج معرض استعمال میں لائی جائے گی۔ تو طبی انتظامات وسیع پیمانہ پر اور

فیاضانہ ہوا کریں گے۔ اس آگ کے لئے ٹھنڈی پانی کا کام دے جو سرحد میں بھڑکی ہوئی ہے ؂

سیّد جالب صاحب کا انتقال

افسوس! ایک نہایت قابل۔ کہنہ مشق۔ تجربہ کار اور متین مسلمان اخبار نویس دُنیا سے کوچ کر گیا۔ یعنی سید جالب صاحب دہلوی ایڈیٹر و مالک اخبار "ہمت" لکھنؤ گذشتہ شنبہ کی شام کو لکھنؤ میں دو ماہ کی علالت کے بعد فوت ہو گئے۔ آپ کی شرافت اور قابلیت کا ان لوگوں کو بھی اعتراف تھا۔ جو آپ سے اختلاف رائے رکھتے تھے۔ آپ کے پیش نظر ہمیشہ مسلمانوں کی بھلائی اور بہتری رہی اور ہمیں یاد نہیں پڑتا کہ اپنی طویل اخبار نویسی میں کبھی انہوں نے بے حد ناگوار حالات میں بھی متانت اور سنجیدگی کو ہاتھ سے دیا۔ یا مسلمانوں میں کسی قسم کا جھگڑا پیدا کرنے میں حصہ لیا۔ انہوں نے اپنی آخری عمر کے مسلسل ۱۶۔ سال لکھنؤ میں اخبار نویسی کی۔ پہلے آپ نے روزنامہ "ہمدم" کے اجراء پر اس کی عنان ادارت ہاتھ میں لی۔ اور اُسے ایک معزز اور باوقار اخبار کے درجہ پر پہونچا دیا۔ اس کے بعد اپنا اخبار "ہمت" جاری کیا۔ جس کے لئے گو ان کے پاس سوائے ہمت کے اور کچھ نہ تھا۔ مگر جس طرح بھی ہو سکا۔ اسے اپنے پاؤں پر کھڑا کر رکھا آخر وُہ وقت آپہونچا۔ جو ہر ایک کے لئے مقدر ہے۔ اور آپ ۳۵ سال اخبار نویسانہ زندگی گذارنے کے بعد انتقال کر گئے ؂

آپ نے اپنے پیچھے سن رسیدہ اہلیہ۔ ایک فرزند جو اخبار ہمت میں بحیثیت منیجر اور پبلشر کام کرتے ہیں۔ چھوڑے ہیں۔ ہمیں ان کے ساتھ بے حد ہمدردی ہے۔ اور اگر وُہ سید صاحب کے خونِ جگر سے سینچے ہوئے پودہ "ہمت" کو قائم رکھ سکیں۔ تو یہ بہت ہی قابل تعریف بات ہوگی۔ قوم کے معزز اور مخیر اصحاب کو اس موقعہ پر خصوصیت کے ساتھ ان کی دستگیری کرنی چاہیئے ؂

کانگریس کا تشدد

ہر شخص کا حق ہے۔ کہ اپنے لئے وُہ جو راہ پسند کرے۔ تجویز کر لے۔ لیکن شرافت و نجابت کے نزدیک یہ ایک سخت جرم تصور کیا جاتا ہے۔ کہ دوسروں کو ناجائز ذرائع سے اپنے مسلک کا پابند بنایا جائے لیکن کانگریس کی طرف سے اس جرم کے ارتکاب کی مثالیں روز بروز بڑھتی جا رہی ہیں ؂

الہ آباد کے ضلع میں منڈیا تحصیل کے دو نمبرداروں نے استعفے داخل کر دئے تھے۔ لیکن جب وُہ ڈویژنل مجسٹریٹ کے پیش ہوئے تو انہوں نے بیان کیا۔ کہ یہ استعفے دباؤ کی وجہ سے دئے گئے ہیں۔ کیونکہ کانگریسی ہمیں سخت تنگ کرتے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا۔ کہ دھوبی اور حجام کی خدمات سے بھی مجھے محرُوم کر دیا گیا تھا۔

یکم جون سنہ ۱۹۳۰ء کو ایک شہیدی جتھا جلیانوالہ باغ سے پشاور کے لئے روانہ ہوُا۔ لیکن سرگودہ میں جاکر منتشر ہو گیا۔ اور تمام ارکان نے جتھے دار سمیت صدر پولیس سٹیشن میں جاکر معافی مانگی۔ ان میں سے اکثر نے کہا۔ کہ انہیں جتھے میں شامل کرنے کے لئے روزگار مہیا کر دینے کا وعدہ دیا گیا تھا۔ انہوں نے اپنے فعل پر اظہار افسوس کیا۔ اور وعدہ کیا۔ کہ آئندہ وُہ کسی جتھہ میں شریک نہ ہوں گے ؂

اسی طرح بمبئی میں پچھلے دنوں ایک والنٹیر پکٹنگ کرتا ہوُا گرفتار ہوُا۔ تو اس نے مجسٹریٹ کے روبرو جا کر بیان کیا۔ کہ میں یہاں بالکل ناواقف ہوں۔ چند ہی روز ہوئے۔ میں نیپال سے آیا۔ اور مجھے کانگریس والوں نے روزگار مہیا کر دینے کا لالچ دیکر بھرتی کر لیا ؂

اس کے علاوہ بہت سے مقامات پر کانگریسی والنٹیروں نے گرفتار ہونے کے بعد معافی نامے داخل کر کے رہائی حاصل کر لی۔ ابھی چند ہی روز کی بات ہے۔ کہ پاکپٹن میں کئی ایک نے تحریری طور پر معافی مانگی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان لوگوں کو اصل حالات سے بے خبر اور ناواقف رکھ کر یا تشدد سے کانگریسی اپنے دام میں پھنسا لیتے ہیں ؂

غیر مبایعین سے حکومت کی خاص رعایت

پیغام صلح جسے یہ غم کھائے جا رہا ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ مسلمانوں کے سیاسی حقوق کے تحفظ کے لئے کیوں جدوجہد کرتے ہیں۔ جہاں ہمارے خلاف جھوٹے الزام تراش رہا ہے۔ وہاں مسلمانوں کو یہ کہکر بدظن کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کہ ہم گورنمنٹ کی طرف سے کار خاص پر مقرر۔ اور اس کے جاسوس ہیں۔ اس کے متعلق ہم اسے کھلا چیلنج دے چکے ہیں۔ کہ وُہ ثبوت پیش کرے۔ مگر وُہ اب تک گم بجو رہے۔ اس کے مقابلہ میں ہم ایک تازہ مثال پیش کرتے ہیں۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ غیر مبایعین کس طرح حکومت کی خاص نظر عنایت سے مستفیض ہو رہے ہیں۔

اخبار پرکاش (۶۔ جولائی) کا بیان ہے۔ غیر مبایعین کے اخبار لائٹ میں "پشاور میں کشت و خون" کے عنوان سے ایک مضمون شایع ہوُا جسے قابل اعتراض سمجھکر ڈپٹی کمشنر لاہور کی طرف سے تنبیہ کی گئی۔ اور آئندہ ایسی مضمون نگاری سے باز رہنے کا حکم دیا گیا۔ لیکن یکم جون کی اشاعت میں پھر پشاور کے متعلق ویسا ہی قابل اعتراض مضمون شایع کیا گیا۔ اور اسے بھی صرف تنبیہ کر کے ہی چھوڑ دیا گیا ؂

ایسے وقت میں جبکہ حکومت معمولی معمولی خبروں کی اشاعت پر دیگر اخبارات سے ہزاروں روپیہ کی ضمانتیں داخل کرا رہی ہے۔ ایک بار نہیں دو بار صرف تنبیہ کر کے چھوڑ دینا بتاتا ہے کہ دوسرے [illegible] لوگ گورنمنٹ کی خاص عنایات اور [illegible] کی وجہ سے کس طرح خاص رعایت کے اہل قرار دئیے گئے ہیں ؂

37
Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا فرمودہ درس قرآن شریف

سُورۃ القدر

(بقیہ رکوع اوّل)

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

ملائکہ کا نزول دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک تو وہ جو قاعدے کے مطابق ہے۔ مثلاً ہم روٹی کھاتے ہیں۔ پیٹ بھر جاتا ہے۔ پانی پیتے ہیں۔ پیاس بجھ جاتی ہے۔ آنکھیں کھولتے ہیں۔ روشنی حاصل ہوتی ہے۔ یہ سب کچھ بھی اگرچہ ملائکہ کے ذریعہ سے ہو رہا ہے مگر قانونِ قدرت کے ماتحت ہے۔ خاص اذن اُن کے لئے کوئی نہیں۔ اسی طرح ہر انسان ہر کام ملائکہ کی نُصرت اور تائید سے کر رہا ہے۔ حتّٰے کہ کافر بھی۔ كُلًّا نُّمِدُّ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ۔ پس ایک مدد تو وہ ہوئی ہے۔ جو ہر قسم کے آدمی کو خواہ وہ اچھا ہو یا بُرا۔ پہنچ رہی ہے۔ مگر ایک مدد بِاِذْنِ رَبِّهِمْ کے ماتحت نازل ہوتی ہے۔ دنیا میں بھی جب کسی کے ہاں مہمان آتا ہے۔ تو نوکر حتّی الوسع اس کی خدمت و تواضع کرتے ہیں۔ مگر بعض دفعہ آقا خود بھی حکم دیتا ہے۔ کہ فلاں کا خاص خیال رکھنا۔ اور اچھی طرح خدمت کرنا۔ اسی طرح ملائکہ یوں تو ہر انسان کی مدد کرتے ہیں۔ مگر خدا کے پیاروں کی نصرت بِاِذْنِ رَبِّهِمْ کرتے ہیں۔ اور وہ زیادہ شاندار مدد ہوتی ہے۔

مِنْ كُلِّ اَمْرٍ

دوسرے لوگوں پر بھی رُوح کا نزول ہوتا ہے۔ مگر ایک تو وہ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ نہیں ہوتا۔ بلکہ خلطِ الخطفہ کے ماتحت کچھ تھوڑا سا انہیں پہنچتا ہے۔ کیونکہ خدا کے غیب ملائکہ پر ہر وقت نازل ہوتے ہیں۔ اور کسی وقت کوئی کان انہیں سُن بھی لیتا ہے۔ مگر اُسے بِاِذْنِ رَبِّهِمْ نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن یہ وہ کلام ہے۔ جو اُس کے اذن سے نازل ہؤا۔ وہ حکم دیتا ہے۔ کہ جاؤ اور دنیا کو سُناؤ۔ دوسرا فرق مِنْ كُلِّ اَمْرٍ میں تبلایا گیا ہے۔ یعنی یہ کلام ہر قسم کی خوبی اور کمال پر محتوی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو۔ تو ساری دُنیا کو ہدایت نہیں مل سکتی۔ ماموریں کی وحی مِنْ كُلِّ اَمْرٍ کے ماتحت ہر قسم کی خوبیوں اور زمانہ کی ضروریات پر مشتمل ہوتی ہے۔ مگر دوسرے آدمی کی وحی میں یہ بات مفقود ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس ایک شخص آئے۔ کہنے لگے۔ مجھے روز خدا کہتا ہے۔ تُو محمد ہے۔ تُو موسےٰ ہے۔ تُو عیسےٰ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ جب خدا آپ کو موسےٰ کہتا ہے۔ تو کیا آپ کو یدِ بیضا بھی عطاء کرتا ہے۔ یا جب عیسےٰ کہتا ہے۔ تو کیا ان کی طرح روحانی مُردوں کو زندہ کرنے کی طاقتیں بھی دیتا ہے۔ یا جب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہتا ہے۔ تو کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات سے بھی آپ کو حصّہ دیتا ہے۔ کہنے لگے ملتا تو کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ پھر تو شیطان آپ سے تمسخر کرتا ہے۔ خدا جب کسی کو خطاب دیتا ہے۔ تو فی الواقع اُسے خطاب کا مستحق بھی بناتا ہے۔ جب کسی کو مالدار کہتا ہے۔ تو وہ حقیقتاً مالدار ہوتا ہے۔ مگر جب آپ میں کوئی بھی تغیر نہیں ہوتا۔ تو آپ سمجھ لیں۔ یہ خدا کا کلام نہیں۔ بلکہ شیطان کی آواز ہے۔

پس مِنْ كُلِّ اَمْرٍ کا یہی مفہوم ہے۔ کہ ماموریں کی وحی ہر خوبی کی جامع ہوتی ہے۔ کوئی ضرورت نہیں جس کا علاج ان کی وحی میں نہ ہو۔ اگر قرآن ہماری ساری ضروریات کو پورا نہیں کرتا۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی ہماری جملہ ضروریاتِ زمانہ کے متعلق ہدایات نہیں دیتی۔ اور مشکلات میں ہماری راہنمائی نہیں کرتی۔ تو وہ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ کہلانے کی مستحق نہیں۔ مگر قرآن کی وحی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی یقیناً مِنْ كُلِّ اَمْرٍ میں شامل ہے۔ کیونکہ وہ ہر قسم کی خوبیوں پر مشتمل ہے۔

سَلٰمٌ

جب خدا کی طرف سے امر آگیا۔ اور اس نے کلام نازل کر دیا۔ تو اب ہلاکت کہاں آسکتی ہے۔ سلامتی ہی سلامتی ہے۔

هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

یہ الہامات کا سلسلہ اور نزولِ وحی کا دَور اُس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک دنیا میں روشنی نہیں پھیلتی۔ جب تک ترقیات کا زمانہ نہیں آتا۔ مگر جب ترقیات کا زمانہ آگیا۔ فلاح و کامیابی ہر طرف سے آنے لگی۔ تو پھر یہ سلسلہ بند کر دیا جائیگا۔ کیونکہ اس وقت خدا کا مامور دنیا سے اُٹھا لیا جائیگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس ایک شخص آکر کہنے لگا۔ حضور دعا کریں۔ خدا تعالےٰ بہت جلد ترقیات کا زمانہ لائے۔ اور جلدی عروج ہو۔ آپ نے فرمایا۔ اس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہیں۔ کہ خدا مجھے دنیا سے جلد اُٹھا لے۔ یہ دعا نہیں۔ بلکہ بد دعا ہے۔ تمہیں چاہیئے۔ یہ معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ وہ جب چاہیگا۔ ترقیات کا زمانہ لے آئیگا۔ مگر جب وہ زمانہ آئیگا۔ تو مامور تم میں نہیں رہے گا۔ کیونکہ مامور دنیا میں تخم ریزی کرنے آتے ہیں۔ جب اُن کے بوئے ہوئے بیج کے بڑھنے اور پھیلنے کا وقت آتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ دوسروں کو موقع دیتا ہے۔ کہ وہ آئیں۔ اور ثواب میں شامل ہوں۔ خدا کا مامور اس وقت اُٹھا لیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی آمد کا مقصد پُورا ہو چکا ہوتا ہے۔

سُورۃ البیّنہ

(۲۸؍مئی ۱۹۳۰ء)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

میں اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں۔ جو بے انتہاء کرم کرنے والا۔ اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝

کافر لوگ اہل کتاب اور مشرکوں میں سے کبھی باز نہیں آسکتے تھے۔ جب تک اُن کے پاس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیّنہ نہ آتی۔ یعنی ایک ایسا نشان نہ آتا۔ جو اپنی آمد کی غرض اور مقصد کو خود بیان کرنیوالا ہوتا۔

قرآن مجید میں نشان کے لئے کئی الفاظ آتے ہیں۔ آیت بھی اور بیّنہ بھی۔ مگر آیت عام لفظ ہے۔ ہر نشان جو خاموش ہو۔ یا بولنے والا۔ اُس کے لئے آیت کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ زمین کا ہر ذرہ آیت ہے۔ دریا اور پہاڑ اور سبزہ زار علاقے۔ گھوڑے بیل اور گدھے۔ جہاز اور کشتیاں۔ آگ اور پانی۔ لوہا اور لکڑی۔ موسموں کا تغیر۔ راتوں اور دنوں کا تغیر۔ ستاروں کا چلنا۔ اور دُمدار تاروں کا نکلنا۔ یہ ساری کی ساری آیات ہیں ان سے ہمیں ایک خالق اور بالارادہ ہستی کا پتہ ملتا ہے۔ مگر یہ بیّنہ نہیں۔ یعنی اُس مُقصد کے لئے بولتی نہیں۔ جس کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ بلکہ ہم قیاس کرتے ہیں۔ عقل دوڑاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ ضرور ان کا پیدا کرنے والا ہے۔ مگر بیّنات اپنی ذات میں ہی نہایت یقینی اور قطعی ثبوت رکھتی ہیں۔ مثلاً لیکھرام کی پیشگوئی بیّنہ تھی۔ اُس میں قبل از وقت بتلایا گیا تھا۔ کہ ایک شخص مریگا۔ اور اس کے مرنے کی یہ غرض ہوگی بہت پہلے کہدیا گیا تھا۔ کہ بعض لوگ چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات کے منکر ہیں۔ اِس لئے انہیں ان کی حقیقت بتانے اور یہ ثابت کرنے کے لئے کہ انبیاء ہمیشہ دنیا میں نشانات دکھاتے رہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے بڑھکر معجزات دکھلائے۔ یہ نشان دکھایا جائیگا۔ کہ فلاں شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کے مقابل پر ایسی حالت میں مریگا۔ کہ اُسے کوئی بھی بچانے پر قادر نہ ہوگا۔

پس لیکھرام کا نشان آیت ہے۔ اُسی طرح جس طرح دریا اور پہاڑ آیت ہیں۔ مگر ایک زائد بات اس میں یہ تھی۔ کہ اُس نے پہلے سے اپنی غرض اور مقصد کو واضح کر دیا۔ اور پھر ویسا ہی ظہور میں بھی آگیا۔

اِسی طرح انبیاء علیہم السلام بھی بیّنات ہوتے ہیں۔ کیونکہ اگرچہ ہم اپنی عقل سے اور فکر و قیاس اور غور و تدبر سے بھی انہیں مانتے ہیں۔ مگر وہ منہ سے بھی کہتے ہیں۔ کہ ہم فلاں غرض کے لئے آئے ہیں۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اہلِ کتاب مشرک یا غیر اہل کتاب مشرک۔ اپنی حالت کو نہیں چھوڑ سکتے۔ جب تک ان کے پاس بیّنہ نہ آئے۔ کون شخص اپنے آباء و اجداد کی تقلید چھوڑ سکتا ہے۔ جب تک زبردست اور ناقابلِ انکار ثبوت اس کے پاس نہ آئے۔ پس بیّنہ کے بغیر حالت کبھی نہیں بدلتی۔ کئی نادان کہتے ہیں۔ قرآن کے بعد وحی کی کیا ضرورت ہے۔ حالانکہ قرآن خود کہتا ہے۔ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّىٰ تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ چاہے اہل کتاب ہی کیوں نہ ہوں۔ کبھی ان کی حالت بدل نہیں سکتی۔ جب تک ان کے پاس رسول نہ آئے۔ کتاب کا ہونا بذاتہٖ خود اس بات کا ثبوت نہیں ہوتا۔ کہ وہ اپنی حالت خود بدل سکتے ہیں۔ پس وہ نادان ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ آج کسی رسول کی کیا ضرورت تھی۔ جب قرآن موجود ہے۔ کیونکہ جب قرآن خود کہتا ہے۔ کہ کتاب کی موجودگی میں بھی نبی کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو کس طرح اس کا انکار کیا جا سکتا ہے۔ حقیقت یہی ہے۔ جب خدا کی محبت دلوں سے دور ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق منقطع ہو جائے۔ اس وقت کبھی لوگ خدا تعالےٰ تک نہیں پہنچ سکتے۔ جب تک اُس کا رسول نہ آئے۔

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ

بیّنہ سے مُراد کیا ہے۔ اس کی خود وضاحت کر دی۔ کہ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ۔ ایک رسول ہے اللہ کی طرف سے آنے والا۔ وہ نہیں جو آپ ہی اپنے آپ کو مصلح اور ریفارمر قرار دینے لگ جاتے ہیں۔ یا گاندھی جی جیسا انسان نہیں۔ جسے حماقت اور نادانی سے لوگ نبی اور مجدد کہنے لگ گئے۔ بلکہ وہ جو خدا کی طرف سے آئے۔ اور

يَتْلُوا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝

جو تعلیم پیش کرے۔ وہ ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک ہو۔ وہ صحف مطہرہ پیش کرتا ہو۔

یہاں خدا تعالےٰ نے طاہرہ نہیں فرمایا۔ بلکہ مطہّرہ فرمایا ہے۔ مطہّر چیز دو طرح ہوتی ہے۔ ایک اس لحاظ سے کہ کسی چیز میں کمی اور نقص ہوتا ہے۔ جب اس نقص اور کمی کو دور کر دیتے ہیں۔ تو وہ مطہر کہلاتی ہے۔ اور ایک اس لحاظ سے کہ کسی چیز میں کوئی خرابی ملجاتی ہے۔ اُس خرابی کو دُور کر دینے سے وہ مطہر کہلاتی ہے۔ قرآن کریم میں یہ لفظ دونوں طرح استعمال ہوا ہے۔ نقص کو دُور کر کے کمال پیدا کرنے کے معنوں میں بھی اور خرابی کو دُور کر کے اُس کو پاکیزہ کر دینے کے معنوں میں بھی۔ یہ معنے کہ خرابی کو دُور کر کے اُس کو پاک کر دینا یہ تو عام معنے ہیں۔ ہر شخص جانتا ہے۔ بلکہ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ مگر کمی دور کر کے کمال تک پہنچا دینا۔ یہ وہاں استعمال ہوا ہے۔ جہاں اہل بیت کے متعلق فرمایا۔ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝ وہاں یہ مراد نہیں۔ کہ اہل بیت (نعوذ باللہ) گند میں مبتلاء تھے۔ اور خدا تعالیٰ نے وہ خرابی اُن سے دُور کر دی۔ بلکہ کمی دُور کر کے روحانیات کے اعلےٰ مقامات تک پہنچا دینا مراد ہے۔ پس اس لفظ کے دونوں معنے ہوتے ہیں۔ خرابی سے پاک کرنا اور کمی دور کر کے کمالات تک پہنچا دینا۔ اس لحاظ سے صُحُفًا مُّطَهَّرَةً کے دو معنے ہوئے۔ ایک یہ کہ وہ ایسے صحف پڑھتا ہے۔ جن سے ہر قسم کا گند دور کر دیا گیا ہے۔ اور دوسرے یہ کہ وہ ایسے صحف پڑھتا ہے۔ جو تمام کمالات پر حاوی ہیں۔ قرآن کریم کے متعلق یہ دونوں باتیں صحیح ہیں۔ اس لحاظ سے بھی کہ وہ گند دور کر کے انسان کو پاک کر دیتا ہے۔ مگر یہ بات خدا کے ہر نبی کی تعلیم میں ہوتی ہے۔ صرف قرآن سے ہی مخصوص نہیں۔ کیونکہ اصل صحیفہ وہی ہے۔ جو صحیفۂ فطرت کے مطابق ہو۔ الہامی کتاب کوئی زائد بات نہیں لاتی۔ وگرنہ اگر وہ ایسی زائد بات لائے۔ جو انسانی فطرت میں داخل نہ ہو۔ تو اس کی انسان کو کیا سمجھ آ سکے۔ بھینس کے آگے فلسفہ بیان کرو۔ اُسے کچھ بھی سمجھ نہیں آئے گی۔ تو جو چیز انسان کے اندر نہ ہو۔ وہ سمجھ نہیں سکتا۔ اِسی لئے دنیا کا کوئی مذہب ایسا نہیں۔ جو ایسی زائد بات لائے۔ جو انسانی فطرت میں داخل نہ ہو۔ مگر پھر سوال ہو سکتا ہے۔ اگر مذہب فطرت سلیمہ کا ترجمان ہوتا ہے۔ تو مذہب کی ضرورت ہی کیا ہے۔ کیوں نہ انسان خود بخود ایک شاہراہ پر چل پڑے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ بے شک اگرچہ ہر فطرت میں تمام نیکیاں مستور ہوتی ہیں۔ مگر ہم میں اتنی طاقت نہیں ہوتی۔ کہ انہیں خود بخود نکال سکیں۔ سونا کانوں میں دبا ہوتا ہے۔ مگر ہر شخص اُسے نکال نہیں سکتا۔ اِسی طرح قانونِ قدرت میں ریلوں اور تاروں کا سامان پہلے سے موجود تھا۔ مگر لاکھوں سال تک انسان ان چیزوں سے محروم رہا۔ تو اگرچہ چیزیں سب موجود ہوتی ہیں۔ مگر ہر شخص کی فطرت بلکہ کسی ایک کی فطرت بھی ایسی کامل نہیں ہوتی۔ کہ وہ سب ایسے خزانے نکال لے۔ جو اس کی ترقیات کا موجب ہوں۔ اِسی لئے خدا تعالےٰ خود ان خزانوں کو کھولتا اور بندوں کو اُن سے مطلع فرماتا ہے۔ اسی کا نام الہام ہے

الہام کوئی بیرونی چیز نہیں۔ بلکہ صرف اتنی بات ہے۔ کہ خدا انسان کی فطرت کو پڑھتا اور اُس کے مطابق اس کا حقیقی درس اس کے سامنے پیش کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مختلف زمانوں میں مختلف وحی آئی۔ اور بعد میں ان میں تغیر ہوتا رہا۔ انسان کے دماغ میں ایسی بھی قوتیں تھیں۔ جنھوں نے لاکھوں سال کے بعد نشو و نما پانا تھا۔ اسلئے جب وہ قوتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نشو ونما پاگئیں۔ تو خدا تعالےٰ نے پھر اُس فطرت کا مطالعہ کر کے ایک اور الہام نازل کیا۔ اور سب سے آخری کتاب جس نے صحیفۂ فطرت کو پڑھا۔ وہ قرآن مجید ہے۔ صحیفۂ فطرت کا اگر انسان خود مطالعہ کرے۔ تو وہ بیسیوں غلطیاں کر بیٹھے۔ اسی لئے خدا تعالےٰ آپ الہام نازل فرماتا ہے۔ اور اس کی وحی ان کدورتوں کو دُور کر کے مصفےٰ چیز پیش کرتی ہے۔ وگرنہ خود اپنی کوشش سے اگر انسان قوانین بنانا چاہے۔ تو وہ ایسی ایسی غلطیوں کا ارتکاب کر جائے۔ جو اسے تباہ و برباد کر دیں۔ پس خدا تعالےٰ خود فطرتوں کو پڑھتا۔ اور ان کے مطابق الہام نازل فرماتا ہے۔ یہی وحی آلہٰی ہے۔ اور اسی کا نام صحفِ مطہرہ ہے۔ بیسیوں انسان اچھی اچھی باتیں نکال لیتے ہیں۔ فلسفیوں اور معقولیوں کی کتابیں پڑھو۔ کئی دفعہ انسان کہہ اُٹھتا ہے۔ کیسی روحانیت سے لبریز باتیں ہیں۔ ان کے ہوتے ہوئے الہام کی کیا ضرورت ہے۔ مگر ان جو کچھ معلوم کرتا ہے۔ وہ مطہرہ نہیں ہوتا۔ فلسفی بھی روحانی باتیں کریگا۔ معقولی بھی روحانی باتیں کرے گا۔ مگر اس کی باتوں میں غلطیاں بھی ملی ہوئی ہونگی۔ اسی لئے وہ مطہرہ نہیں کہلا سکتیں۔ مگر آلہٰی کلام ہر نقص سے پاک اور منزّہ ہوتا ہے۔ پس اس آیت میں یہ بتایا ہے۔ کہ الہام کی کیا ضرورت ہے۔ اور الہام اور انسانی فطرت کے ذاتی مطالعہ میں کیا فرق ہے۔

انسانی دماغ غلطی کھا جاتا ہے۔ مگر وحی آلہٰی تمام نقائص سے منزّہ کر کے ایک کامل تعلیم پیش کرتی ہے۔ ان معنوں کے لحاظ سے تو ہر نبی اس بات میں شامل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ کوئی نبی بھی ایسا نہیں آیا۔ جو صحف مطہرہ ان معنوں کے لحاظ سے نہ لایا ہو۔ مگر ایک اور معنے ہیں۔ جن سے یہ آیت صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہوتی ہے۔ اور وہ یہ معنی ہیں۔ کہ نقص کو دور کر کے کمال تک پہنچا دینا۔ چونکہ مطہّر میں خود باب کے لحاظ سے شدت اور کمال پایا جاتا ہے۔ اس لئے مطہرہ وہی چیز ہوتی ہے جو اپنے اندر ہر قسم کے کمالات رکھتی ہو۔ اور وہ قرآن ہے۔ یہ اس وقت آیا ہے۔ جب انسانی فطرت کمال کو پہنچ چکی تھی۔ مگر پہلے چونکہ انسانی فطرت کامل نہ ہوئی تھی۔ اس لئے شریعت بھی کامل نہ ملی۔ آہستہ آہستہ کچھ حضرت نوح علیہ السلام نے تعلیم دی۔ کچھ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اصلاح کی۔ اور نہ ائد باتیں بتائیں۔ اسی طرح ہر نبی کچھ نہ کچھ زائد باتیں سکھاتا آیا۔ اور انسان کے اندر نشو ونما ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم آئے۔ اور وہ کامل شریعت لائے۔ جو ہر نقص سے پاک اور ہر کمال کی جامع ہے۔ اس لحاظ سے صرف قرآن ہی اس کا مصداق ہے۔

فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝

اس کے اندر کُتُبٌ قَيِّمَةٌ ہیں۔ ایسی کتابیں ہیں۔ جو اپنی ذات میں استوار ہیں۔ اور دوسری چیزوں کو استوار اور سیدھا رکھتی ہیں۔ ہر قسم کے نقائص دُور کرنے والی۔ اور لوگوں کے نفوس کی اصلاح کرنے والی تمام کتابیں اس میں آگئی ہیں۔ گویا یہ پچھلی تمام کتابوں کا نچوڑ ہے۔ مگر صرف وہ تعلیمیں لی گئی ہیں۔ جو آج بھی اصلاح کرنے کے قابل اور قیمہ ہیں۔ باقی حصے چھوڑ دیئے گئے ہیں۔ مثلاً انجیل کی یہ تعلیم کہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے۔ تُو اس کی طرف اپنا بایاں گال بھی پھیر دے۔ چونکہ آج کام نہیں آسکتی۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اُسے چھوڑ دیا۔ پس فیہا کتب قیمہ کا یہی مطلب ہے۔ کہ اس میں وہ کتابیں موجود ہیں۔ جنہیں اصلاح کی قابلیت اب بھی موجود ہے۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ

إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝

پہلے ایک کلمہ تھا۔ اور سارے متحد تھے۔ یعنی کہتے تھے۔ آنے والا آئے گا۔ مگر جب وہ آگیا۔ تو کہنے لگ گئے۔ ہمارے لئے موسےٰ کامل کتاب لے آیا تھا اب ہمیں کسی کتاب کی ضرورت نہیں۔ اسی زمانہ میں دیکھ لو۔ سارے مسلمان کہتے تھے مسیح موعود آئیگا۔ اور وہ نبی ہوگا۔ مگر جب آنے والا آگیا۔ تو کہتے ہیں۔ قرآن سے تو ثابت ہی نہیں۔ کہ کسی نے آنا ہے۔ یہ محض اس لئے کہتے ہیں۔ کہ اگر ہم نے کہدیا۔ ضرور کسی نے آنا ہے۔ تو لوگوں کی توجہ حضرت مرزا صاحبؑ کی طرف پھر جائے گی۔ کیونکہ کسی اور نے اس زمانہ میں مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ ہی نہیں کیا۔

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۝

اُنہیں حکم کیا دیا گیا تھا۔ چوری یا ڈاکے کا تو حکم نہیں دیا تھا۔ بلکہ صرف یہ کہا گیا تھا۔ کہ اپنے رب کی پرستش کرو۔ اور ہر قسم کی خواہشات نفسانی سے پاک ہو جاؤ۔

حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ

ایسی طرز پر کہ تمہاری ساری توجہ اُسی خدا کی طرف ہو۔ شرک سے پاک رہو۔ نمازیں پڑھو۔ زکوٰۃ دو۔

وَذَٰلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ ۝

اگر دین میں ایسے احکام نہ دیئے جائیں۔ تو وہ اصلاح ہی کیا کریگا۔ اور اس کی دنیا میں ضرورت ہی کیا ہے۔ یہاں عیسائیت کا ردّ ہے۔ کیونکہ وہ کہتی ہے شریعت لعنت ہے۔ خدا نے فرمایا۔ ذٰلک دین القیمہ۔ اگر دین نے احکام نہیں دینے۔ تو وہ اصلاح کیا کریگا۔ جو دین اصلاح کے لئے آتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ بعض نئے راستے بتائے۔ وگرنہ اگر وہ طریق نہیں بتلاتا۔ جن سے اصلاح ہو۔ تو وہ قیمہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ پس وہ دین جو ایسی امت کا ہے۔ جو خود استوار ہے۔ اور لوگوں کو استوار کرتی ہے۔ یہی دینِ اسلام ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ

وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ط

یہ نہیں فرمایا۔ کہ وہ اگلی زندگی میں دوزخ میں جائیں گے۔ یہ اور آیات سے ثابت ہے یہاں یہ بتانا مقصود ہے۔ کہ وہ اس وقت بھی نارِ جہنّم میں ہیں۔ پس اس سے مراد اگلا دوزخ نہیں۔ بلکہ قلبی جہنم ہے۔ جس کے مقابل مومنوں کی حالت حنفآء ویقیموا الصلوٰۃ والی بتلائی۔ اس حالت کے نہ پیدا ہونے کا نام خدا تعالیٰ جہنّم رکھتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ فی نار جہنّم خالدین فیہا۔ وہ جہنّم کی آگ میں پڑے ہوئے ہیں۔ یعنی خدا سے دُور محبتِ آلہٰی سے علیحدہ اور اپنے نفس کی اصلاح سے بیگانہ ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ؕ

یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔ جانور بھی اگرچہ الٰہی احکام نہیں سمجھتا۔ مگر وہ معذور ہے۔ مگر یہ تو سمجھنے کے قابل ہو کر اور ہدایت کی اہلیت رکھکر پھر بھی محروم رہے۔ اِس لئے سب سے بدترین ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ؕ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ

جس طرح نہ ماننے والے دوزخ میں جل رہے ہیں۔ مومن جنت کے مزے لُوٹ رہے ہیں۔ ان کی جزا خدا کے پاس ہے۔ چاہے دنیا کو نظر آئے یا نہ آئے۔ ان کو نظر آتی ہے۔ وہ بھی ہمیشہ جنتوں میں رہیں گے۔ اُن میں نہریں بہتی ہیں۔ جن سے وہ ہر وقت سرسبز و شاداب رہتے ہیں۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ

اللہ ان سے راضی ہؤا۔ اور وہ خدا سے راضی ہوئے۔ یہی تو وہ مقصد ہے۔ جس کے لئے انسان پیدا ہؤا۔ ایک بندہ کے لئے اس سے زیادہ اور کیا خوشی ہو سکتی ہے۔ کہ خدا اس سے راضی ہو گیا۔

ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ؕ

مگر اس کے لئے یہی صورت ہے۔ کہ انسان خشیت الٰہی دل میں پیدا کرے۔ یہ درجہ نہ نمازوں سے حاصل ہو سکتا ہے۔ نہ روزوں سے۔ اور نہ لمبی لمبی تسبیحوں سے۔ حج بھی ہو۔ زکوٰۃ بھی ہو۔ روزے بھی ہوں۔ نمازیں بھی ہوں۔ اور پھر ساتھ ہی خشیت الٰہی بھی ہو۔ تب ملتا ہے۔ ورنہ خواہ ماتھا بھی رگڑا جائے۔ لیکن دل خدا کی محبت سے خالی ہو۔ تو وہ بارِ یگانہ کبھی نہیں ملتا۔ اس کے مقابلہ میں ایک شخص۔ خواہ اس کی نمازیں چھوٹی نظر آئیں۔ مگر اپنے نفس پر قابو رکھے۔ خدا کا خوف اور اس کی محبت دل میں پیدا کرے۔ تو اسے ضرور مل جاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے۔ جس کے متعلق حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوبکرؓ کو جو درجہ حاصل ہے۔ وہ روزوں اور نمازوں کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس بات کی وجہ سے ہے۔ جو اس کے دل میں ہے۔ یہی خشی ربہ والا مقام ہے۔

سُوْرَةُ الزِّلْزَال

(۲۹ مئی ۱۹۳۰ء)

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ

پہلی سورت میں بتایا گیا تھا۔ کہ دنیا کی اصلاح بغیر نبوت کے نہیں ہو سکتی۔ جب بھی کوئی قوم روحانی لحاظ سے بگڑ جائے۔ اور خراب ہو جائے۔ اس کی درستی اور اصلاح بغیر بینہ کے نہیں ہوتی۔ کیونکہ خرابی ہمیشہ دو طرح پیدا ہوتی ہے۔ یا تو وہ تعلیم مِٹ جاتی ہے جس پر چلنے کے لئے اُنہیں حکم دیا گیا ہو۔ یا اس تعلیم کا حقیقی مفہوم بدل جاتا ہے۔ اور ان دونوں صورتوں میں صرف نبوت ہی ہدایت دے سکتی ہے۔ مگر انسانی فطرت چونکہ صحیح بنائی گئی ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی بیان کیا جا چکا ہے۔ اِس لئے انسان بار بار نیکی کی طرف رجوع کرتا ہے۔ کتنی ہی گری ہوئی حالت میں انسان کیوں نہ پہنچ جائے۔ اس کے اندر توبہ ندامت اور رجوع الی اللہ کا جذبہ ضرور پیدا ہوتا ہے۔ اس کی حالت بالکل اس جانور کی سی ہوتی ہے جس کے گلے میں ایک لمبی رسّی پڑی ہو۔ وہ خیال کرتا ہے۔ کہ میں آزاد ہوں۔ مگر اچانک چلتے چلتے اُسے جھٹکا محسوس ہوتا ہے۔ تب وہ سمجھتا ہے۔ مَیں آزاد نہیں۔ اسی طرح انسان بڑا آزادی کا مدعی ہوتا ہے۔ کسی کو خاطر میں نہیں لاتا۔ حتےٰ کہ اپنے خالق کی بھی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ مگر کوئی نہ کوئی حادثہ اس پر ایسا آپڑتا ہے۔ کہ وہ سوچ میں پڑ جاتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ شاید خدا موجود ہو۔ شاید اس کا نبی سچا ہو۔ غرض خدا تعالےٰ کی طرف توجہ دلانے والے سامان ہمیشہ انسان کے ساتھ لگے رہتے ہیں۔ جب تک کوئی انسان ہدایت دینے والا اور صحیح مفہوم جاننے والا باقی رہتا ہے۔ اس وقت تک دنیا میں صلاحیت موجود رہتی ہے۔ افراد ضرور بگڑ جاتے ہیں۔ مگر ساری قوم نہیں بگڑتی۔ لیکن جب قوم کی قوم بگڑ جائے۔ تو بغیر بینہ کے اصلاح ناممکن ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ بگڑتی ہی اس وقت ہے۔ جب یا تو تعلیم مِٹ جاتی ہے۔ یا اس کے سمجھنے والے نہیں رہتے۔

ایسی ہی حالت کا ذکر اِس سورت میں کیا گیا ہے۔ فرمایا۔ اذا زلزلت الارض زلزالھا۔ ایک وقت آئیگا۔ جب زمین بالکل ہلا دی جائے گی۔ روحانی طور پر اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ اس کے اندر کوئی خوبی اور صداقت نہیں رہے گی۔ کیونکہ قرآن مجید سے پتہ چلتا ہے کہ خصوصیت کے ساتھ شرک ایک ایسا گناہ ہے۔ جس کی وجہ سے زمین و آسمان ہل جاتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ تکاد السمٰوٰت یتفطرن منہ وتنشق الارض وتخر الجبال ھدًّا ان دعوا للرحمٰن ولدًا۔ خدا کا بیٹا بنانا ایک ایسا گناہ ہے۔ جس سے زمین و آسمان ہل جاتا ہے۔ جب آسمان ہلیگا۔ تو ضرور ہے۔ کہ اس کے ساتھ زمین بھی ہلے۔ ممکن نہیں۔ کہ بادشاہ پر آفت آئے۔ اور رعایا اس سے محفوظ رہے۔ اب تو ہو سکتا ہے کہ زمین ہلے۔ مگر آسمان نہ ہلے۔ مگر ایسا نہیں ہو سکتا۔ کہ آسمان ہلے اور زمین محفوظ رہے۔ تو قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ شرک سے آسمان بھی پھٹنے کے قریب ہو جاتا ہے اور زمین بھی۔ کیونکہ فرمایا۔ وتخر الجبال ھدًّا۔ پہاڑ بھی ہل ہل کر گر جائیں گے۔ تو روحانی لحاظ سے آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے۔ اور زمین پھٹ جائے کا یہی مفہوم ہوگا۔ کہ شرک پھیل جائے۔ مطلب یہ ہوا۔ کہ ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے۔ جب زمین پر شرک ہی شرک پھیل جائیگا۔

وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ

تب زمین اپنی ساری بدیاں نکال کر رکھ دیگی۔ ثقل گناہوں کو بھی کہتے ہیں۔ چنانچہ بائبل میں گناہوں کی تعریف یہی کی گئی ہے۔ کہ زمین گناہوں سے دَبی جاتی ہے۔ اور بہت سے انبیاء کا یہی محاورہ ہے۔ کہ زمین دَبی جا رہی ہے۔ تو زمین اپنے سارے بوجھ نکال دیگی۔ یعنی نئی نئی بدیاں شروع ہو جائیں گی۔ شرک پھیل جائیگا۔ اور ہر قسم کی بدیوں میں لوگ مبتلاء ہو جائیں گے۔

39

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیٹھی غلام نبی صاحب مرحوم کے خود نوشتہ حالاتِ زندگی

سیٹھی غلام نبی صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہایت مخلص اور پرانے خادم تھے۔ پچھلے دنوں انتقال کر گئے۔ ان کے مختصر حالات زندگی جو خود انہوں نے کسی وقت لکھے۔ ان کے لڑکے سیٹھی کرم الٰہی صاحب کے ذریعہ حاصل ہوئے ہیں۔ جو درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔ ایڈیٹر

۱۸۹۲ء کا واقعہ ہے۔ میں راولپنڈی میں تھا چوہدری محمد بخش صاحب سیالکوٹی چچا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم راولپنڈی تشریف لائے۔ اور مجھ سے ذکر کیا۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب نے دعویٰ مسیح و مہدی ہونے کا کیا ہے۔ میں نے دریافت کیا وہ کونسا مرزا ہے۔ اور کہاں رہتا ہے۔ انہوں نے کہا۔ وہی مرزا ہے۔ جس کی پادریوں سے اس بات پر گفتگو ہوئی تھی۔ کہ ہم ایک خط بند لفافہ میں صندوق میں بند کر کے رکھدیتے ہیں۔ تم الہاماً بتا دو۔ کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ مرزا صاحب نے جواب دیا تھا۔ تم یہ شرط لکھدو۔ کہ ہم فوراً مسلمان ہو جائینگے پھر میں بتا دونگا۔ مگر پادری بھاگ گئے۔ میں نے دریافت کیا۔ ہر دو مولوی صاحبان کا کیا حال ہے۔ یعنی مولوی نورالدین صاحب مرحوم خلیفہ اوّل رضؓ و مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کا۔ انہوں نے کہا۔ وہ تو مان گئے ہیں۔ میں نے کہا۔ لاؤ قلم دوات اور کارڈ۔ ہم بھی بیعت کا خط لکھدیں۔ کیونکہ زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں۔ اس وقت میں بعارضہ بخار بیمار پڑا تھا۔ وہ کارڈ لائے اور انہوں نے خود ہی لکھا۔ میں نے دستخط کر دیئے۔

مولوی صاحبان سے پہلے معمولی تعلق تھا۔ جو بعد میں ترقی کرتا گیا۔ حضرت صاحب کے اشتہارات آتے۔ اور ہم شہر میں بانٹ دیتے۔ ادھر گھر والے مخالف۔ ادھر باہر کے لوگ مخالف۔ تھوڑی مدت کے بعد میں دارالامان آیا۔ جس وقت چوک میں یکہ سے اترا۔ تو دیکھا۔ مرزا امام الدین اور چند آدمی حقہ پی رہے ہیں۔ میں نے حضرت صاحب کا پتہ ان سے پوچھا۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ تم کہاں سے آئے ہو۔ میں نے کہا۔ میں راولپنڈی سے آیا ہوں۔ انہوں نے گول کمرہ کی طرف اشارہ کیا۔ میں گول کمرہ میں آیا۔ تو حافظ حامد علی صاحب مرحوم سے ملاقات ہوئی۔ جو مجھکو بالاخانہ پر لے گئے۔ وہاں حضرت صاحب سے مصافحہ کیا۔ حضور کھڑے رہے۔ اور مجھ کو اشارہ فرمایا۔ کہ چارپائی پر بیٹھو۔ میں نے عرض کی۔ آپ چارپائی پر تشریف رکھیں۔ میں چٹائی پر بیٹھونگا۔ پاس ہی ایک اور شخص کھڑا تھا۔ اس نے کہا تابعداری کرو۔ پس میں چارپائی پر بیٹھ گیا۔ حضور نے ایک بکس کھولکر اس میں سے مصری نکالی۔ اور گلاس میں ڈالکر خود ہی چمچ سے پانی ڈالکر شربت بنایا۔ اور مجھے دیا۔ میں نے وہ پی لیا۔ کھانے کے متعلق فرمایا۔ تو میں نے عرض کیا۔ میں بٹالہ سے کھا کر آیا ہوں۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور نے فرمایا۔ گرمی سخت ہے۔ اور آپ گرمی میں آئے ہیں۔ نیچے گول کمرہ میں آرام کریں۔ حافظ صاحب نے چارپائی بچھادی۔ اور میں لیٹ گیا۔ اسوقت حضرت صاحب کے کمرہ میں ایک کرسی۔ ایک میز ایک چارپائی ایک چٹائی اور ایک پرانا سا بکس تھا۔ میں چند یوم رہا۔ نہ کوئی آدم نہ آدم زاد۔ فقط ہم تین چار آدمی تھے۔ پھر میں رخصت ہو کر بھیرہ گیا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب مرحوم خلیفہ اول سے ملاقات کی۔ پھر گھر چلا آیا۔ لیکن میں نے دیکھکر یہ نتیجہ نکالا۔ کہ بیشک یہ شخص صادق ہے۔ پھر تو دھڑا دھڑ کفر کے فتوے لگنے شروع ہو گئے۔ مگر پس پشت۔

میرے گھر میں بیماری اٹھرا تھی۔ میں معہ اہلیہ کے دارالامان آیا۔ کہ وہاں جا کر حضرت خلیفۃ المسیح اوّل سے علاج کرائیں ایک دن کا واقعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام معہ حضرت ام المؤمنین اور بچوں کے باغ میں تشریف لے گئے۔ اور شہتوت کھانیکی خواہش فرمائی۔ مالی سے شہتوت منگائے گئے۔ مگر وہ صاف نہ تھے۔ میری بیوی نے ہاتھ سے توڑ کر پیش کئے۔ حضور بہت خوش ہوئے۔ اور فرمایا۔ خدا اس کو بیٹا دے۔ میں شہر میں مولوی صاحب کے مطب میں بیٹھا تھا۔ کہ مولوی صاحب کھانا کھا کر گھر سے آئے اور مجھے مبارک دی۔ کہ اب کسی دوائی کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ حضور نے یہ لفظ فرمائے ہیں۔ جو پورے ہونگے۔ پھر دو چار یوم کے بعد میں نے رخصت طلب کی۔ اور روانہ ہونیکے لئے حضور سے مصافحہ کیا۔ تو حضور وداع کرنے کو ہمراہ آئے۔ جب ہم یکے پر چڑھنے لگے۔ تو حضور نے فرمایا۔ واپس چلو چند یوم اور رہ جاؤ۔ میں نے یکہ والے کے متعلق کہا۔ تو فرمایا۔ دو چار آنہ اس کو ہم دیدینگے۔ راضی ہو جائیگا۔ خیر پھر واپس آئے۔ اور چند یوم رہے۔ پھر میں نے رخصت طلب کی۔ کہ حضور جانیکو دل نہیں چاہتا مگر شراکت کی تجارت ہے۔ پھر میں راولپنڈی آگیا۔ تھوڑی مدت کے بعد لڑکا پیدا ہوا۔ وہ ڈیڑھ سال کا ہو کر فوت ہو گیا۔ میں نے حضور کی خدمت میں خط لکھا۔ کہ امید تھی۔ یہ لڑکا بڑی عمر والا اور سعادتمند ہوگا۔ مگر فوت ہو گیا۔ حضور نے جواب میں خط لکھا۔ جواب تک میرے پاس موجود ہے۔ کہ اسکے مرنے پر صبر کر کے اجر حاصل کرو۔ اور دوسرے کی انتظار کرو۔ پھر میں نے ساری برادری کو برملا سنا دیا۔ کہ اب اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ تو دوسرا لڑکا صاحب عمر پیدا ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا لڑکا پیدا ہوا جسکا نام کرم الٰہی ہے اور اب تک زندہ ہے۔ خدا اس کو سعادتمند اور بڑی عمر والا کرے۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے۔ میں مفتی فضل الرحمن صاحب کے مکان پر معہ بال بچہ کے رہتا تھا۔ رات کو کوئی بارہ بجے کا وقت ہوگا۔ کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ جب دروازہ کھولا۔ تو حضرت صاحب ایک ہاتھ میں لیمپ اور ایک ہاتھ میں لوٹا اور گلاس لئے کھڑے ہیں۔ فرمایا بھائی دودھ آگیا تھا۔ میں آپ کے لئے لایا ہوں۔ میں دیکھکر حیران ہو گیا۔ اللہ اللہ یہ خدا کا نبی اور اتنی خاکساری اور انکساری۔ جب آئینہ کمالات اسلام چھپی۔ تو حضور نے ایکدن فرمایا۔ مولویوں کو بھی تبلیغ کی جائے۔ مگر یہ لوگ عربی خواں ہیں۔ اور میں اردو دان۔ ہاں ایک بات ہے۔ کہ میں مضمون لکھوں۔ اور مولوی نورالدین و مولوی عبدالکریم صاحب ملکر عربی میں ترجمہ کر لیں۔ لیکن صبح کو جب حضور تشریف لائے۔ تو فرمایا۔ مجھکو آج چالیس ہزار عربی الفاظ کے مادہ کا علم دیا گیا ہے۔ تھوڑی سی عربی عبارت بھی لکھکر لائے جسے مولوی صاحبان

(اشتہار)

ضرورت نکاح

ایک مخلص احمدی نوجوان ڈاکٹر بعمر ۳۵ سال سب اسسٹنٹ سرجن ملازم گورنمنٹ قوم آوان مالک اراضیات کی پہلی واحد بیوی فوت ہو گئی ہے جس کے بطن سے تین لڑکے (ایک بعمر ۸ سال دوسرا بعمر ۵ سال تیسرا بعمر ۳ سال) موجود ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کو ایسی بیوی کی ضرورت ہے۔ جو قوم کی آوان یا معزز زمیندار خاندان سے ہونیکے علاوہ نوجوان تندرست احمدی تعلیمیافتہ اور سلیقہ شعار ہو۔ اہل حاجت ناطہ کے متعلق چوہدری احمد الدین وکیل گجرات سے خط و کتابت کریں

ٹپ دق کا مجرب سنیاسی نسخہ

دس بارہ سال سے ہزاروں مایوس بیماروں پر تجربہ کی ہوئی دوا ہے۔ حکماء ڈاکٹروں کے لاعلاج مریضوں کو دو ہفتہ میں انشاءاللہ مکمل صحت ہوگی۔ قیمت یعنی اجرت اشتہارات و لاگت دوائی فی شیشی جو ایک مریض کی صحت کو کافی ہوگی۔ پانچ روپے۔ ہمیں دوائی کی کمائی ہے۔ مگر دولت کی نہیں۔ ثواب کا مطلب ہے۔ فاروقی سنیاسی احمدی شہر سیالکوٹ پنجاب۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انعامی ادویہ

عطر اور تیل

انعام:- ہم اپنے گاہکوں کو ہر ماہ قرعہ کے ذریعہ سے پانچ تین اور دو روپے کی جو چیزیں وہ پسند کریں۔ انعام کے طور پر دیتے ہیں۔ آپ فوراً آرڈر بھیجدیں۔ شاید اس ماہ کا انعام آپکو ہی مل جائے۔

کنارسی روغن:- نہایت بیش قیمت کشتہ اور ادویہ سے مرکب دوائی ہے۔ سردی اور گرمی میں یکساں استعمال ہو سکتی ہے۔ دماغ کو طاقت دیتی ہے آواز کو صاف کرتی ہے۔ رنگ نکھارتی ہے۔ دل کو فرحت بخشتی ہے جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ بھوک لگاتی ہے۔ اور کھانا ہضم کرتی ہے۔ تمام قسم کی مردانہ کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ اور اس کے متعلق ہر قسم کے امراض کی نیر بہدف دوا ہے۔ عورتوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ایام میں درد۔ کثرت یا قلت حیض۔ حمل کا ٹھہرنا یا اسقاط ہو جانا۔ بچہ کا کمزور پیدا ہونا۔ سب امراض کے لئے فائدہ بخش ہے۔ افسردگی خفقان وہم۔ کام سے نفرت۔ ان سب تکلیفوں کا علاج ہے۔ اس کے استعمال سے عورتوں کا دودھ بڑھتا ہے۔ اور بچہ مضبوط پیدا ہوتا ہے۔ پرانا نزلہ اور بخار کے لئے نہایت مفید ہے۔ تھکان کو دور کرتی ہے۔ بینائی کو طاقت دیتی ہے جسم کو مضبوط کرتی ہے۔ قیمت باوجود سب خوبیوں کے دو روپے فی شیشی ہے معہ محصولڈاک۔ تین شیشی ۵ؔ اور چھ شیشی ۱۰ؔ

سرمہ نورانی:- آنکھوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ککروں۔ بصارت کی کمزوری۔ آنکھوں کی سرخی۔ دھند۔ جالا۔ شب کوری۔ ناخنہ۔ زخم۔ پانی کا بہنا۔ سب امراض میں مفید ہے۔ قیمت ۲ روپے فی تولہ

دلکشا سنون:- دانتوں اور مسوڑوں کی خرابی کو آجکل کی تحقیقات میں نصف بیماریوں کا موجب قرار دیا گیا ہے۔ اور یہ ہے بھی درست۔ تبھی تو مذہب نے بھی مسواک پر اس قدر زور دیا ہے دلکشا سنون دانتوں کی صفائی۔ مسوڑوں کی مضبوطی۔ خون کو روکنے۔ منہ کی بدبو کا ازالہ۔ اور دانتوں کے ہلنے اور ان کے کیڑے نکلنے دور کرنے کے لئے اور درد دندان کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر

دلکشا کریم:- منہ اور ہاتھوں کو نرم رکھنے۔ رنگ کو نکھارنے۔ جلد کے پھٹنے۔ داغوں۔ دانوں۔ ناؤں اور پھنسیوں کا یونانی علاج ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر

دلکشا ہیر آئل:- بالوں کی صحت کا خیال نہ صرف عورتوں کے لئے ضروری ہے۔ بلکہ مردوں کیلئے بھی۔ دلکشا ہیر آئل نہ صرف بالوں کو خوبصورت۔ ملائم۔ اور لمبا کرتا ہے۔ بلکہ یقینی سکری کیلئے بھی مفید ہے پس عورت اور مرد اس سے یکساں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ تیل سائنٹیفک اصول کے ماتحت بادام روغن زیتون اور دوسرے تیلوں کو ملا کر قیمتی ادویہ سے تیار کیا گیا ہے۔ اور خوشبو کے لحاظ سے بھی بہت عمدہ ہے۔ قیمت ۱۲ؔ فی شیشی۔ تین شیشی کے خریدار سے بجائے ساڑھے سات روپیہ کے سات روپے وصول کئے جائینگے۔

دلکشا عطر:- ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کے عطر نئی طرز پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ان عطروں کے بنانے میں یہ کوشش کی گئی ہے۔ کہ عطر کی خوشبو پھول کے مشابہ ہو۔ ۱۲ؔ سے لیکر آٹھ روپے تولہ تک ہر قسم کے عطر مل سکتے ہیں۔ آرڈر دیکر خود ہی ہمارے عطروں کی خوبی کا تجربہ کریں۔ فہرست دو پیسہ کا ٹکٹ آنے پر ارسال ہوگی۔

نوٹ:- جو احمدی ڈاکٹر سند یافتہ ہونگے۔ ان کو دوائیوں کے نمونے مفت بھیجے جائینگے۔

ملنے کا پتہ

مینجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان پنجاب

بلا استاد انگریزی سیکھنے والو

دیکھئے مسٹر عبدالرشید سب اوورسیئر منزئی (وزیرستان) کیا فرماتے ہیں "میری انگریزی بہت کمزور تھی لیکن جدید انگلش ٹیچر مصنفہ صدیق الحسن خان سابق ہیڈ ماسٹر اسلامیہ سکول شملہ کے پڑھنے سے اچھی طرح انگریزی سیکھ گیا ہوں"

مسٹر محمد یعقوب فائر انجن ڈرائیور فائر بریگیڈ ریلوے مغلپورہ لاہور فرماتے ہیں "میں نے پہلے کئی انگلش ٹیچر منگوائے۔ مگر جدید انگلش ٹیچر نہایت ہی پسند آیا ہے کیونکہ یہ واقعی بغیر استاد کے ایک لایق استاد کی طرح انگریزی سکھاتا ہے"

ایم۔ غلام احمد صاحب دیٹرنری کمپاؤنڈر ہیڈ کے فرماتے ہیں "جدید انگلش ٹیچر کے پڑھنے سے میری علمی لیاقت میں بدرجہا اضافہ ہوا ہے اس سے پہلے میں بہت کتابیں پڑھا کرتا تھا۔ لیکن آپ کی انگلش ٹیچر نے مجھے ان سب سے بے نیاز کر دیا ہے۔"

قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک اگر بہت جلد اور نہایت آسانی سے انگریزی نہ سکھائے۔ تو کل قیمت واپس۔

قمر برادرز (الف) شملہ

نیک نام گھڑیاں

(ایک گھڑی برسوں کا تحفہ) (فل جیول لیور گارنٹی شدہ)

انصافاً اور اخلاقاً ہماری ذمہ داری

گھڑی خلاف آرڈر پہونچے۔ فوراً واپس کریں۔ تبدیلی معہ خرچ ہمارے ذمہ ہے ہر گھڑی کی درستی ایک سال تک مفت۔ بے احتیاطی باعث نقصان ہوگی

اکثر مبلغین و کارکنان سلسلہ احمدیہ نے تجربہ کیا ہے۔ آپ بھی ضرور تجربہ کریں

علا دستی ۱۵ لائن موٹی کلائی کیلئے نکل کیس لہ عـ۱۲ـہ رولڈ گولڈ للعـ۱۲ـہ

عـ۲ـہ " ۱۲ " درمیانہ کلائی " " لہ کھچاندی سـ۱۲ـہ " صـ۱۵ـہ

عـ۳ـہ " ۱۰ " پتلی کلائی " " " " " "

عـ۴ـہ جیبی ۱۶ " دس جیول نمبر ۱۵ جیول لہ عـ۱۲ـہ ریڈیم کا ایک روپیہ زیادہ

عـ۵ـہ ٹائم پیس ٹیبل الارم بہت اعلےٰ عـ۸ـہ۔ کم قیمت گھڑیاں بغیر گارنٹی عـ۶ـہ بھیجینگے

المشتہر:- حافظ سخاوت علی پروپرائیٹر احمدیہ ٹریڈنگ ایجنسی شاہجہانپور یو۔ پی

کنگ آف ٹانکس یعنے

شہزور

ناطاقتی۔ دماغی اور اعصابی کمزوری کی بہترین دوا ہے

قیمت ۳۰ گولی ۴ روپے معہ محصول ڈاک

تیار کردہ:- **فیض عام میڈیکل ہال قادیان (پنجاب)**

ایک دفعہ تین سو روپیہ لگا کر

یکصد روپیہ ماہوار منافعہ حاصل کیجئے

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) لگا کر آپ کو روزانہ پانچ روپے آمدنی ہوگی۔ اور خرچ نکال کر خالص منافعہ یکصد روپیہ رہیگا۔ اس کے دیگر حالات و دیگر مشینری اور زراعتی آلات منگوانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے۔ آپ ایک خراس لگا کر اور لگانیکے خواہشمند ہونگے۔ کیونکہ وہ آپ کی آمدنی بڑھا دیگا۔ علاوہ ازیں ہمارے ہاں پیتل اور لوہے کی ہر قسم کی ڈھلائی کا کام ہوتا ہے۔

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز سوداگران مشینری۔ بٹالہ (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

لاہور۔ ۸ جولائی۔ آج لاہور میونسپل کمیٹی کے جنرل اجلاس میں لوکل آپشن ایکٹ پر بحث ہونی تھی۔ لوگ کافی تعداد میں ٹاؤن ہال کے باہر پہونچ گئے تھے۔ ساڑھے چار بجے اجلاس منعقد ہوا۔ اہالی شہر کی طرف سے اشتہار پھینکے گئے۔ جن میں شراب کی بندش کے لئے اپیل کی گئی تھی۔ ہال میں پوسٹروں کی بارش ہوئی۔ بحث و مباحثہ کے بعد فیصلہ ہوا کہ دیسی شراب کی چار دکانیں ہمیشہ کے لئے بند کردی جائیں۔ اور ایک سب کمیٹی اس ضمن میں بائی لاز مرتب کرے۔ ریزولیوشن کے پاس ہو جانے کے بعد ہال میں انقلاب زندہ باد اور بندے ماترم کے نعرے لگائے گئے۔

گجرات۔ ۷ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک شخص محمد عالم ولد محمد یعقوب سکنہ کراچی جو گجرات جیل میں چار سال قید کی سزا بھگت رہا ہے۔ اور جو "بی" کلاس کا قیدی ہے۔ ڈاکٹر گوپی چند بھارگو اور ڈاکٹر ستیہ پال کے اغوا سے جو اس جیل میں قید تھے ہندو بن گیا ہے۔

رہتک۔ ۷ جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ رہتک نے شاردا ایکٹ کے ماتحت ایک مقدمہ کا فیصلہ سنایا ہے اس کا متن حسب ذیل ہے:۔ چودھری ستو رام نے ایک درخواست دائر کی۔ کہ سانگھی گاؤں کے فقیر امیرا سی نے اپنے ۷ سالہ بچے کی شادی کی ہے۔ ملزم نے کوئی صفائی پیش نہیں کی۔ اس لئے مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۴ ایکٹ ۱۹۲۹ء مجرم قرار دیتے ہوئے پندرہ دن قید محض کی سزا دی گئی۔

شملہ۔ ۸ جولائی۔ حکومت ہند نے ۵ جولائی تک ملک کے حالات کی جو رپورٹ وزیر ہند کے پاس بھیجی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ کانگریسیوں کی پر جوش سرگرمیوں کے باوجود ملک کی حالت میں کئی امور میں نمایاں ترقی کے آثار دکھائی دیتے ہیں۔ صوبہ سرحد بڑی سرعت کے ساتھ حسب معمول حالت اختیار کر رہا ہے۔ گجرات کے بعض علاقوں میں اس بات کے نشانات ملتے ہیں۔ کہ اس تحریک کی کچھ طاقت زائل ہو رہی ہے۔ اکثر صوبجات کی سرگرمیاں کمزور ہو گئی ہیں یقین ہے۔ کہ سول نافرمانی کی تحریک زیادہ نشوونما نہیں حاصل کر سکتی۔ تجارتی اور صنعتی حلقے اس کے عواقب کو خطرناک سمجھنے لگے ہیں۔ سیاسی مسائل کو آئینی طور پر حل کرنے کی تعمیری کوششوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ بالخصوص مسلمان اپنے مطالبات کو لندن کانفرنس میں پیش کرنے کی جانب متوجہ ہیں:۔

الہ آباد۔ ۸ جولائی۔ نوجیون پریس کو حکومت نے ضبط کر لیا گیا۔ یہ پریس چالیس ہزار روپے کی مالیت کا ہے:۔

امرتسر۔ ۸ جولائی۔ کٹڑہ دولو کے حادثہ بم کے دو روز بعد کل رات کو ۹ بجے بازار نیسے واں میں کپڑے کے ایک کارخانہ میں ایک اور زور کا دھماکا ہوا۔ پولیس پہونچ گئی۔ لوہے کی میخوں کے چند ٹکڑے برآمد ہوئے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ دو اور بم ایک مٹی کے پیالے میں پڑے ہوئے ملے۔

شملہ۔ ۷ جولائی۔ ہنگامہ پشاور کے متعلق جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر ہوئی تھی۔ اس کی رپورٹ اور حکومت ہند کی قرارداد شائع ہو چکی ہے۔ بلوے کے فرو کرنے کے لئے فوج اور پولیس نے جو کارروائی کی۔ اس رپورٹ میں اسے حق بجانب قرار دیا گیا ہے۔ حکومت ہند نے اس فیصلہ کو قبول کر لیا ہے۔ اور جن افسروں کی خدمات کا کمیٹی نے اعتراف کیا ہے ان کی حکومت نے بھی تعریف کی ہے:۔

بردوان۔ ۸ جولائی۔ ۵ جولائی دس پولیس مین کلنا سے قیشور تھانہ کو بلوے کے ایک مقدمہ میں گرفتاریاں کرنے کے لئے جا رہے تھے۔ تین سو دیہاتیوں نے جو لاٹھیوں سے مسلح تھے۔ ان پر حملہ کیا۔ اور انہیں محصور کر لیا۔ تین کنسٹیبل کسی طرح حلقہ سے نکل کر تھانہ پہونچ گئے۔ اور وہاں سے بندوقیں لے آئے۔ چنانچہ انہوں نے ہجوم پر فائر کرکے اپنے رفقا کو چھڑا لیا۔ دو دیہاتی مجروح ہوئے۔ اس کے بعد ایک کانسٹیبل کو جو تھانہ میں اطلاع دینے جا رہا تھا۔ دیہاتیوں نے گرفتار کرکے قید کر لیا۔ کچھ دیر بعد کانگریسی رہنماؤں کی ہدایت کے مطابق اس سے استعفے کے کاغذ پر دستخط کرائے گئے۔ اور اسے رہا کیا گیا:۔

پشاور۔ ۸ جولائی۔ کل رات مسعودوں کے ایک لشکر نے سراروغا کی چوکی پر حملہ کیا۔ متعدد فائر کئے۔ اور خاصہ داروں کی ایک اور چوکی کو آگ لگا دی۔ ایک خاصہ دار مجروح ہوا۔ مرابی کے اوپر ایک پل توڑ دیا گیا۔ اس لشکر کے ۱۵۰ سو آدمیوں کا ایک دستہ کوٹ کئی کی چوکی کی طرف روانہ ہو گیا ہے۔ ہوائی جہازوں نے مظاہرہ کیا۔ تین گاؤں کو انتباہ کیا گیا:۔

پشاور۔ ۸ جولائی۔ پولیٹیکل ایجنٹ کوہاٹ کے ساتھ جرگہ کرکے اپنے مطالبات پیش کرنے کے لئے تیراہ کے آفریدی آج بمقام "باغ" ایک بڑا جرگہ منعقد کر رہے ہیں۔

شملہ۔ ۸ جولائی۔ ایوان ہند کے افتتاح کے موقعہ پر ملک معظم نے سر اتول چندر چیٹرجی کو کے۔ سی۔ ایس آئی۔ اور سر جے۔ سی۔ بی ڈریک کو سی۔ بی۔ ای۔ کا خطاب عنایت کیا:۔

شملہ۔ ۷ جولائی۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ سیاسی قیدیوں کی معافی کا سوال زیر ہند کے اعلان کی بدولت خود بخود سامنے آ جائے گا۔ خواہ کانگریسی اصحاب گول میز کانفرنس میں شامل ہوں۔ یا نہ ہوں۔ بشرطیکہ کانگریس گول میز کانفرنس کے خاتمہ تک اپنی سول نافرمانی کی سرگرمیوں کے متعلق عارضی صلح کا اعلان کر دے۔ سیاسی حلقوں میں یہ خبر پھیلی ہوئی ہے۔ کہ وزیر اعظم کا ذاتی پیغام لے کر جو قاصد آیا ہے۔ وہ گاندھی جی کو پہلے ہی مل چکا ہے۔

انگلش مین کا نامہ نگار لندن سے رقمطراز ہے۔ کہ ایک اور کمیشن ہندوستان آ رہا ہے۔ جو ہندوستان کی لیبر کی حالت کا معائنہ کریگا۔ یہ کمیشن ہندوستان کے علاوہ جاپان اور مشرق کے دیگر ممالک میں بھی جائیگا۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ مشرق کے مزدوروں کا درجہ اونچا کیا جائے۔ اور ان کے لئے وہی سہولتیں پیدا کی جائیں۔ جو یورپ میں حاصل ہیں:۔

الہ آباد۔ ۸ جولائی۔ پنڈت موتی لال نہرو اور سید محمود کے مقدمہ کے ریکارڈ طلب کرنے کے متعلق مسٹر گردھاری لال اگروال نے جو درخواست دی تھی۔ اس کے متعلق اب انہوں نے رجسٹرار کو تحریر کیا ہے۔ کہ درخواست میں نے اپنی مرضی سے دی تھی۔ اور پنڈت موتی لال نہرو اور ڈاکٹر سید محمود کی منظوری۔ علم یا اجازت سے ایسا نہیں کیا تھا۔ اور چونکہ اغلب ہے۔ کہ پبلک اس کارروائی سے غلط نتیجہ اخذ کرے۔ اس لئے میں اور میرے ساتھی اس درخواست کو واپس لیتے ہیں:۔

گنٹور۔ ۸ جولائی۔ میونسپلٹی کی عمارت پر سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے خود جھنڈا اُتار دیا۔ ہے:۔

لاہور۔ ۸ جولائی۔ راجہ جنگ تحصیل قصور میں گاؤں سے باہر روڑی کے اندر سے پانچ بم برآمد ہوئے جو بڑی خطرناک قسم کے بیان کئے جاتے ہیں۔ ان کے متعلق ایک شخص نے پولیس میں اطلاع دی تھی۔ لیکن اب وہ مزید معلومات بہم پہونچانے سے انکار کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ مجھے کچھ پتہ ہی نہیں:۔

پونہ۔ ۸ جولائی۔ ایک شخص شنڈے نے اپنے جھنڈے تلے کچھ آدمی جمع کر لئے ہیں۔ اور بندوقوں وغیرہ سے مسلح ہو کر سوتیری کے پہاڑی قلعہ پر قبضہ کر لیا۔ قلعہ اب بالکل خستہ حالت میں ہے۔ کل ان میں سے ۵ گرفتار کر لئے گئے:۔

دھوبری۔ ۸ جولائی۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ دھوبری کے شمال میں جو پہاڑیاں ہیں۔ زلزلہ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وجہ سے پھٹ گئیں - اور ایک گاؤں غرق ہو گیا - نقصان کا اندازہ ۳۰ لاکھ روپیہ لگایا جاتا ہے ✽

—— امرتسر ۸ رجولائی - اکالی دل کے اعلان اور شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق گوردوارہ سیس گنج دہلی پر گولی چلائے جانے کے سلسلہ میں ایک صد اکالیوں کا ایک جتھا آج چھ بجے شام اکال تخت سے دہلی کی طرف روانہ ہوا ✽

—— شملہ ۹ رجولائی - والیان ریاست کا ایک وفد ۱۴ رجولائی کو وائسرائے سے ملاقات کریگا ✽

—— گوجرانوالہ - آغا رشید احمد انسپکٹر سی - آئی ڈی - کے خلاف جنہوں نے لالہ نرنجن داس کے مقدمہ میں اپنی ڈائری میں ادل بدل کیا تھا - مقدمہ آج ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہوا - ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے سب انسپکٹر مذکور کو برخاست کر دیا ہے ✽

—— شملہ ۹ رجولائی - مولوی محمد یعقوب ۷۸ آراء سے مرکزی مجلس وضع قوانین کے صدر منتخب ہو گئے ہیں - آپ صاحب کے مقابلہ میں ڈاکٹر نند لال کھڑے ہوئے تھے - لیکن وہ صرف ۲۲ آراء حاصل کر سکے -

—— الہ آباد ۸ رجولائی - یہاں ۱۹ - ۲۰ رجولائی ۱۹۳۰ء کو مسلم کانفرنس منعقد ہوگی - میاں سر محمد شفیع نے اس کی صدارت قبول فرمائی ہے -

—— الہ آباد ۹ رجولائی - آل انڈیا کانگریس کمیٹی کا دفتر عارضی طور پر احمد آباد میں قائم کیا جائیگا - جو سردار قائم مقام صدر ولبھ بھائی پٹیل کا ہیڈ کوارٹر ہے -

—— شملہ ۹ رجولائی - آج حضور وائسرائے لارڈ ارون نے کونسل آف سٹیٹ اور اسمبلی کے مشترکہ اجلاس میں تقریر کی آپ نے فرمایا کہ لندن کانفرنس تمام ہندوستانی مسئلہ کے جملہ پہلوؤں پر یہ خیال رکھتے ہوئے غور کرے گی - کہ اس کی سرگرمیاں علمی نوعیت کی نہیں - اور ملک معظم کی حکومت ابھی تک یہ امید رکھتی ہے - کہ تمام خیالات اور جماعتوں کے ہندوستانی خواہ ان میں سے بعض کا رویہ اس وقت تک کچھ ہی کیوں نہ رہا ہو - اس امر کے لئے تیار رہیں گے - کہ اس تعمیری کام میں حصہ لیں - سائمن رپورٹ نے نہایت پیچیدہ مشکل اور اہم مسئلہ کا وزن دار اور تعمیری حل پیش کیا ہے - لیکن اپنی معنوی اور حقیقی قدر و قیمت کے لحاظ سے یہ رپورٹ کتنی ہی مستند کیوں نہ ہو کمیشن کی نہ تو یہ خواہش تھی - اور نہ اس کا منصب تھا کہ ملک معظم کی حکومت کے ان فیصلہ جات کی پیشگوئی کرتا جو ہندوستان کے نمائندوں اور خود پارلیمنٹ کے ساتھ کانفرنس کرنے کے بعد مرتب ہونگے ✽

—— پونا ۷ رجولائی - کانگریس کے والنٹیروں کے وزراء اور ارکان کونسل کے مکانوں پر بدیں غرض پکٹنگ کیا تاکہ وہ کونسل کے اجلاس میں شریک نہ ہو سکیں - کونسل ہال کی بھی پکٹ لگایا گیا - مگر سو گز کے فاصلہ سے والنٹیروں کو پولیس نے روک لیا ✽

—— لاہور ۹ رجولائی - ہائیکورٹ کے ڈویژنل بنچ کے روبرو کل مقدمہ سازش لاہور کے ملزم دیسراج کی درخواست کی سماعت ہوئی تھی جس میں مقدمہ سازش لاہور کے آرڈیننس کے جواز پر نکتہ چینی کی گئی ہے - اور اس امر کا دعوی کیا گیا ہے - کہ ملزموں کو حبس بے جا میں رکھا گیا ہے - معلوم ہوا ہے - کہ فاضل ججوں نے سپرنٹنڈنٹ بورسٹل جیل کے نام نوٹس جاری کیا ہے - کہ وہ دوشنبہ کو عدالت کے روبرو حاضر ہو کر درخواست مذکور کی جوابدہی کرے ✽

—— لاہور ۹ رجولائی - آج شام کو باغ بیرون موچی دروازہ میں ایک جلسہ ہوا - جس میں چودھری افضل حق نے اعلان کیا - کہ وہ حکومت کی متشددانہ حکمت عملی کے خلاف بطور احتجاج پنجاب کونسل سے مستعفی ہو گئے ہیں -

—— شملہ ۸ رجولائی - سارار دغا کی چوکی پر حملہ کرنے والوں پر ہوائی جہازوں کی تاخت شروع ہو گئی - چنانچہ کل کم نسے کم ۱۲ من وزن کے بم گرائے گئے - رزمک کی فوج کا ایک دستہ سارار وغہ کے شمال کی طرف روانہ ہو گیا ہے - اور آج دوپہر تک اس کے متعلق کچھ معلوم نہیں ہو سکا خطرہ اس بات کا ہے - کہ گو اس وقت دوسرے غیر سلطنتی رقبے پُرامن بتائے جاتے ہیں - لیکن اگر ان کو بھی روپیہ مل گیا - اور پروپیگنڈے کا اثر ہوا - تو وہ بھی ہمدردی کے طور پر ساتھ شامل ہو کر شورش پسندوں کی کوششوں کے مطابق مشترکہ حملہ کر دینگے ✽

—— مدراس ۹ رجولائی - گڈیاتم کی تاڑی کی دکانوں پر پکٹنگ کے سلسلے میں پولیس اور کانگریسیوں میں لڑائی ہو گئی - پولیس نے عوام پر لاٹھیاں برسائیں - عوام نے دروازے توڑنے کی کوشش کی - اور سب جیل پر پتھر پھینکے پولیس نے انتباہ کے بعد گولی چلا دی - جس سے ایک شخص ہلاک اور بعض مجروح ہوئے - اس کے بعد عوام نے تاڑی کی دو دکانوں پر حملہ کر کے انہیں آگ لگا دی - اور برقی تار کاٹ ڈالے ✽

—— رائل افغان قونصل جنرل نے ایک اعلان کے ذریعہ سے یہ مشورہ دیا ہے - کہ ہندوستان میں مقیم افغانی رعایا ہندوستان کے سیاسی معاملات کے متعلق کامل غیر جانبداری

ممالک غیر کی خبریں

—— لندن ۴ رجولائی - رائیٹر ایجنسی کے چیف ایڈیٹر سر ہربرٹ جیمز حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے انتقال کر گئے ✽

—— لندن ۷ رجولائی - سر آرتھر کانن ڈائل مشہور ناول نویس وفات پا گئے ہیں ✽

—— جنیوا سے ایک اخبار فرانسیسی زبان میں شایع ہونا شروع ہوا ہے - جس کا نام "لاسٹ عرب" ہے - اخبار مذکور خاص طور سے اعراب اور مشرقی اقوام و ممالک کی خدمت کرے گا - اور ان کے مفاد و حقوق کا تحفظ کریگا - اور مغربی دنیا کو عربی قوم کے مطالبات سے آگاہ کرتا رہے گا ✽

—— لندن ۵ رجولائی - "فری پریس" کو معلوم ہوا ہے - کہ ڈاکٹر اینی بسنٹ نے سردار ولبھ بھائی پٹیل (صدر انڈین نیشنل کانگریس) کو تہنیتی پیغام ارسال کیا ہے - جس میں اپنی خدمات کانگریس کی مجلس عاملہ کے رکن کی حیثیت سے پیش کی ہیں ✽

—— رگبی ۵ رجولائی - آج ملک معظم اور ملکہ محترمہ کو دنیا کے تمام حصص سے ان کی رسم عروسی کی ۳۷ سالگرہ کی تقریب پر مبارکباد کے پیغام موصول ہوئے ✽

—— ہنیکو ۷ رجولائی - چین کے سرخ پوشوں نے پوچو پر قبضہ کر لیا ہے - انہوں نے امریکہ کی ایک جنگی کشتی پر فائر کئے - اور ایک آدمی کو مار ڈالا - اور برطانوی جنگی کشتی پر بھی گولیاں چلائیں - اور دو بحری سپاہیوں کو زخمی کیا - امریکہ کے سفیر متعینہ پیکن نے اس کے متعلق قوم پرستوں کی حکومت کے پاس احتجاج کیا ہے ✽

—— قاہرہ ۸ رجولائی - حزب الوفد کی مجلس منتظمہ نے منصورہ میں ایک جلسہ منعقد کرنے کی تجویز پیش کی - لیکن حکومت نے اسے ممنوع قرار دیدیا - نحاس پاشا کی کار کو جس کے پائیدانوں پر تقریباً بیس طلبا بھی کھڑے تھے - پولیس نے روک لیا - اس اثنا میں دریائی محاذ اور چھپروں سے فوج پر اینٹیں اور پتھر برسائے گئے - ایک فوجی افسر کے چوٹ آئی - فوج نے بارہ فائر کئے - حکومت کے تین آدمی ہلاک اور ۲۷ مجروح ہوئے - اور حامیان وفد کے ۳ آدمی ہلاک اور ۱۲ مجروح ہو گئے ✽

—— رگبی ۸ رجولائی - مسٹر وجوڈ بین نے دارالعوام میں کمانڈر کین وردی کو اطلاع دی - کہ بڑی بڑی غیر ملکی اور ہندوستانی زبانوں میں سائمن رپورٹ کے ترجمہ کرانیکا آخری فیصلہ نہیں ہوا -

لندن ۸ رجولائی - انڈیا ہاؤس کا افتتاح کرتے ہوئے ملک معظم نے اپنی تقریر میں کہا - گذشتہ چند ماہ میں ہندوستان کے بعض اوقات کی کیفیت وہ رفتار کا بیتابی کے ساتھ مطالعہ کیا ہے - اور میں تائید ایزدی پر بھروسہ رکھتے ہوئے اس دن کا انتظار کرتا ہوں جب ہر طبقہ اور [illegible]

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شایع کیا)